

BEEDON



1942

۲۰۵۷



الحمد لله رب العالمين والصلوة على محمد وآل الطاهرين
 اما بعد پس واضح ہو کہ رسالہ طریق النجاة جو قبل اسکے موافق فتوے سرکار
 حجة الاسلام جناب حاج آقا میرزا محمد حسن طاب ثراہ کی زبان فارسی میں طبع
 ہوا اور پھر بالفعل جناب سقراط حجة الاسلام آقا سید کاظم الطباطبائی الیزدنی ام
 افادات نے تحشی فرمائی ہے بنا بریں جب فرمایش عمدۃ الافاضل الکرام مروج
 شعائر اسلام جناب مرزا محمد حسن نجفی دام معالیہ بغرض سہولت مقلدین بان اربعین
 حرم عباد رب العالمین سید زین العابدین عثروی بن مولوی سید احمد علی صاحب
 مرحوم اعلیٰ الشہ مقام نے ترجمہ کیا خداوند عالم عامہ مومنین کو توفیق عمل کلمت فرمائی
 اس شخص جاہل ہو اور مجتہد نہ ہو اور احتیاط کی طرف التفات نہ کرتا ہو مگر احتیاط پر
 بھی عمل نہ کرتا ہو اور تقلید بھی نہ کرتا ہو عمل اس شخص کا صحیح ہو گیا یا نہیں

ایہ شخص کا عمل صحیح ہو گا پس کس شخص کو تقلید کرنا چاہئے ج اس شخص کو جو مرتبہ جہتا تک نہ پہنچا ہو خواہ حامی ہو یا فی الجملہ علم سے بھی بہرہ رکھتا ہو پس جس شخص کی تقلید کرنی چاہئے اس کے شرائط اور اوصاف بیان فرمائے ج چند شرطیں ہیں معتبرین اول یہ کہ بالغ ہو و دوسری یہ کہ عاقل ہو تیسری یہ کہ مومن ہو یعنی اثنا عشری ہو پس اگر کافر ہو یا بعض ائمہ کی امامت کا قائل ہو اور بعض کلمہ ہو تو تقلید اس کی جائز نہیں چوتھے یہ کہ عادل ہو پس اگر وہ فاسق ہو تو اس کی تقلید جائز نہیں اگرچہ اس کے کلام سے اس کا علم یقین بھی حاصل ہو جائے کہ یہ اپنی رائے کی خبر دینے میں سچا ہی یا بخوبی یہ کہ والدان نہ ہوں تو اس کا حافظہ مستحضر ہو گئے کم ہوسا تو یہ کہ مجتہد ہو چنانچہ معتقد نہ رکھتا ہو خواہ حکام شرعیہ وقت ہو یا نہ اس کی تقلید نہیں جائز ہے انھوں نے یہ کہ زندہ ہو پس تقلید میت جائز نہیں تقلید میت پر باقی رہنا جائز ہے یا نہیں ج علی الاقوی جائز ہو مگر احاطہ یہ کہ کتاب سے عدول کر کے جی کی طرف رجوع کرے پس تقلید عالم واجب یا نہیں ج حکام واجب پس اگر کسی شخص کو مجتہد علم نہ ملتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے ج اس کو تقلید غیر علم کی جائز ہو مگر بارائیت الا علم فالاعلم صرا لا علم فالاعلم کی علامت ج بیہرہ صوف پانچ یا دس یا کم یا زیادہ مجتہد ہوں تو ان میں سے جس کا علم زیادہ ہو اس کی تقلید کرنی چاہئے پس جو وقت کوئی مجتہد ملے نہ اعلم غیر علم تو کیا کرنا چاہئے ج چاہئے کہ احتیاط پر عمل کرے پس جو شخص کہ نماز کے شکایات اور سہویات اور ظنیات اور منافیات اور سجدہ ہو کو بخانتا ہو اور اتفاقاً اس کی نماز میں انہیں سے کسی کی ضرورت بھی نہ پڑے تو ایسے شخص کی نماز صحیح ہے یا نہیں ج اس کی نماز صحیح ہوگی

مگر او پہر واجب ہے کہ ان سب کو یاد کرے اور اگر عمدہ اس واجب کو ترک کرے بیخ
 یاد نہ کرے تو وہ شخص فاسق ہو گا ہاں البتہ اگر اس کو یقین ہو کہ میں شکیات و سہیات
 وغیرہ میں مبتلا نہ ہوں گا تو فاسق نہ ہو گا اس مسائل کے محل کر نیکاً طریقہ ارشاد فرمائے
 حج مسائل تین طرح سے حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ ایک ایک مسئلہ اپنی مجتہد سو دیت
 کرے اور دوسرے عمل کرے دوسری یہ کہ مسائل کو ایسے ناقل اور بیان کنندہ سے حاصل کرے
 جو عادل ہو یا موثق اور مجتہد ہو یا غیر یہ کہ اس کتاب کے یاد کرے کہ حسین فتاوا سے
 مجتہد ہوں بشرطیکہ صحت اور کلی مظنون ہو پس اس مجتہد کے سامنے جو جامع الشرائط
 نہیں ہے مگر اہل علم سے ہر مقدمہ اور نزاع فیض کیلئے پیش کر سکتے ہیں یا نہیں حج
 نہیں جائز ہے بلکہ حرام ہے اس اگر کوئی مجتہد محلے اور اس کے مقلد کو اس کے مرنیکی
 اطلاع نہ ہو مگر بعد عرصہ کے پس مقلد کو کیا کرنا چاہئے حج جو اعمال اس عرصہ میں بنائے
 فتویٰ اپنے مجتہد کے مقلد نے کئے ہیں وہ صحیح ہونگے مگر ان اعمال کا اعادہ احوط ہے خصوصاً
 وہ اعمال جو موجب فتویٰ اس مجتہد کے حکیطرف جوع کی ہو باطل ہوں پس غیر مجتہد
 طاہر کر نیکاً طریقہ تفصیلاً ارشاد فرمائے حج اگر بول سے شرعاً ہوئی ہے تو آب قلیل
 میں دو مرتبہ دھونا واجب ہے اور غسل اولیٰ اور ثانیہ علی الاحوط نجس ہے اور اگر آب
 کثیر و جاری میں طہا سے کیا جائے تو ایک ہی دفعہ دھونا کافی ہے اور غسل بھی طہا ہے
 اور اگر مٹی یا غلط یا خون سے شرعاً ہو جائے اور آب قلیل سے طہا کرنا چاہئے تو بعد از اذان حدیث
 دو مرتبہ دھونا واجب ہے اور آب کر اور جاری میں بعد زوال عین نجاست تعدد
 احوط ہے اور آب باران برسنے کی وقت حکم آب جاری میں ہے اس احکام تخیل
 اور طریقہ استبراء بیان فرمائے حج بیت الخلا میں نا محرم سے عورتیں کا

چھپانا واجب ہے اور وقت قلی منہ او پیٹ کو قبلہ کی جانب کرنا حرام ہے اور اخراجات
 او طرف سے واجب ہے اور استنجا اور استبرا کی وقت بھی ترک ہتقبال واستبدال
 احوط ہے اگرچہ اتالی عدم حرکت ہے اور مخرج بول دو مرتبہ دھونا چاہئے اور اولے
 تین دفعہ مطلقاً عورت جو یا مرد اور اگر مرد بعد بول کے استبرا کرے تو کیفیت
 یہ ہے کہ اصل مقصد سے یہ انشیں تک اونگھلی سے بقوت مسح کرے اور وہاں سے
 سر ذکر تک دو اونگھلیوں سے یا زیادہ مسح کرے اور تین مرتبہ حشفہ کو نشاء سے پس اگر
 بعد استبرا کے کچھ رطوبت دیکھے اور نہ معلوم ہو کہ وہ بول ہی یا کوئی اور چیز ہے تو وہ پاک ہے
 اور مطلقاً صونین سے پس جس وقت لباس وغیرہ نجس ہو جائے اور آب قلیل یا جاری کرین
 طاهر کرین تو پھر نا واجب ہے یا نہیں رج اگر بول سے نجس ہو جائے تو بعد زوال صین نجاست
 آب قلیل میں نہ مرتبہ دھونا اور پھر زنا واجب ہے اگر پھر بول سے نجس ہو جائے تو ایک مرتبہ
 دھونا اور پھر زنا کافی ہے اور آب جاری اور کرین پھر زنا واجب نہیں ہے مگر اگر طوط
 مس اگر بدن نجس ہو جائے اور آب کر یا جاری میں مثل حوض یا دریا کے زوال صین
 نجاست کرین تو طہارت بدین آہلئے مذکورہ سے باہر اناضو رہے یا نہیں رج
 جب ازالہ نجاست پانی میں چھ جائے تو باہر کھڑا حال جتنا احوط واجب نہیں ہے جس حکم کے
 کسی نمکے مثل نیل السم کے رٹا ہوا ہے اور نجس ہو جائے تو اسکی طہارتین یہ شرط ہے
 کہ رنگ نکلا نہ ہو قوت ہو جائے یا نہیں رج اگر پانی ایسا نکسین کھلے کہ خود نیل صین
 نہ ہو اور پانی مضاف نہ ہو جائے تو پاک ہو جاتا ہے اور اگر پانی ایسا نکسین کھلے کہ خود نیل
 صین ہو تو پاک نہیں تاہم اس طفل شیر خوار یعنی جو لڑکا ابھی غذا نہیں کھاتا ہے اور نہ
 شیر سگ وغیرہ کا فر کا بھی نہ پیا ہو وہ اگر کسی مقام پر مثل لباس یا فرش یا زمین کے

پیشلب کرے تو ہمدرد پانی ڈالنا کہ اوپر غالب آجائے طہارت کے لئے کافی ہے یا نہیں
 ج محلہ الاقویٰ ایک دفعہ پانی کا ڈالنا کافی ہو جائیگا اگرچہ غسلہ جدا نہ ہو سس اگرچہ
 پیر میں کہ جب تک فشار ممکن نہ ہو مثل گندم یا مشک کے نجس ہو جائیں اور آب نجس و صبیح آتا
 کر گیا ہو وہ کیونکہ ظاہر ہوئی ج اگرچہ باطن و نو ظاہر کرنا مقصود ہو تو اولاً و سکن خشک
 کریں بعد اسکے آب کربا جاری میں کھدین یہاں تک کہ پانی اوہیں نفوذ کر جائے تو ظاہر
 ہو جائیگا اور احوط یہ ہے کہ دوم تبہ خشک کریں اور دم تبہ آب کربا جاری میں رکھیں
 س اگر کشمش یا خرماروغن میں سرخ کریں ہمدرد کہ وثلث جلجائے یا بغیر سرخ کئے
 سے ہر دو میں کھیں تو کیا حکم ہے ج دو صورتیں پاک و حلال ہے س
 جسوقت کشمش یا خرمار کو آتش میں یا کسی اور غذا میں اتنا پکائیے کہ وہ جوش لکھا جائے
 ظاہر و حلال ہے یا نہیں ج ظاہر ہے او علی الاقویٰ حلال ہے س اگر کسی مثلے
 یا گڑے میں یوغن کا اثر ہو اور اوہیں انگور یا خرمار کھکر سرکہ بنا میں تو بعد سرکہ ہو جائے
 مشک یا گڑہ بھی پاک ہو جائیگا یا نہیں ج بالترتیب پاک ہے س اگر کسی مرغ کی منقار
 نجس ہو جائے تو بعد زوال عین نجاست پاک ہے یا نہیں ج بعد زوال عین
 نجاست علی الاقویٰ ظاہر ہے خواہ جمال تطہیر ہو یا نہ ہو س نجاست کے ہیں
 ج بارہ چیزیں ہیں اول و دوم بول و غایط ہر حیوان حرام گوشت کا جو کہ خون جندہ
 رکھتا ہو لیکن ل غایط طیور علی الاقویٰ پاک ہے اگرچہ اعتنا بول و غایط ہر حیوان
 غایط خفاش سے قیصر ہے منی اوس حیوان کی جو خون جندہ رکھتا ہو خواہ اوسکا گوشت
 حلال ہو یا حرام چوچھے خورائے حیوان کا جو خون جندہ رکھتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو
 پانچویں مردہ ہر حیوان صاحب خون جندہ کا چھٹے ساتویں کلب و خنزیر و حیرانی

نہ دیا فی پس ہر جزان و نو کا نجس ہے خواہ اس جز میں حیوۃ نے حلول کیا ہو مثل زائغ
و غیرہ کے یا ہر مثل بال و ناخن کے آٹھوین شراب خواہ انگوری ہو یا غیر انگوری بلکہ
ہر نشہ آورندہ کہ اصل میں وہ ان جو نجس ہے اور آب انگو جب جوش کھائے تو قبل چلنے
و دھوئیں کے اگرچہ حرمت اس کی بے شکال ہے مگر علی الاقویٰ طاہر ہے وین فستاع
اور فستاع اس شراب کو کہتے ہیں جو جو سے بنائی جاتی ہے دسویں کافرا و کاسر
اس کو کہتے ہیں جو غیر دین اسلام پر ہوشل ہو دو نصاریٰ و مجوس کے یا یہ کہ دین اسلام
میں داخل ہو کر ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرنا ہو یا اس کی گفتار یا ایسی ہو کہ
محققین کفر کی ہو مثل قرآن جلانیۃ العیاذ باللہ کیا آئین پسینہ اس جنب کا جو ترک
حرام ہوا ہو خواہ وقت حصول جنابت پسینہ کے یا بعد اس کے خواہ مرد کا پسینہ
ہو خواہ عورت کا یا رھوین پسینہ شہ جلال کا مثل دس اونٹ کے جو فضلہ کھاتا ہے
اور اجنباب کہ زاعرق سے ہر حیوان جلال کے مثل گاؤ کو کھند و غیرہ کے ہوتا بلکہ
اس احتیاط کو ترک نہ کرے س مطہرات کے میں ج چند ہر چیز میں اول
پانی ہر نجس و نجس کو جو قابل تطہیر ہے پاک کرتا جو دوسرے زمین اور وہ پاک کرتی ہے
کف پا کو اور زیر کفش کو چمڑے کی ہو یا لکڑی کی مگر از الارضین نجاست بھی ہوجا سکتا چلنے
سے خواہ چلنے سے بشرطیکہ زمین بھی طاہر اور خشک لگے لکن جو طیب ہے کہ مطہریت زمین میں
فقط اود نجاستوں پر اقتصار کیا جائے جو زمین پر راہ چلنے سے حاصل ہوی ہون قیر سے
آفتاب و ریہ پاک کرتے ہیں زمین نجس و عمارات و درخت و میوہ اور گھاس و روٹا
و غیرہ کو جو غیر منقول ہیں چوتھے استواء ہے آسمان اس کو کہتے ہیں کہ جس نجس چیز کا
بدل کر کوئی پاک چیز ہو جائے پس چھ نجس حکم رکھتا کہ یا دھواں یا بھاپ ہو جائے

پاک ہے پانچویں ذاب ثلثین طہرات انگور ہے یعنی حیووت اہل انور کے دھوئے ہوئے پاک و پورے
 جوش کھا کر چل جائیں اور ایک حصہ باقی ہے تو پاک ہو جاتا ہے اور اسکی تھقی وزن کیل
 وغیرہ سے ہوگی اور مدار اسکا صدق عرفی پر ہے چھنے انتقال ہے یعنی حیووت بدن
 انسان سے جس صلی یا عاضی کسی حیوان طہر کے جسم میں پہنچ کر قرآنے تو وہ پاک ہو جاتا ہے
 مثل خون انسان کے جب پشہ وغیرہ میں پہنچ جائے اور انقلابی طہر ہو سنا توین سلام
 یعنی جب کافر سلام قبول کرے تو اسلام اسکو پاک کر دیتا ہے اور کوئی فرق قہام کفارین
 نہیں ہے مگر یہ شرط ہے کہ اسلام پاک نہیں کرتا انھوں تبعیت ہر مثل کسی طفل کے مان یا پاپے دادا
 اسلام قبول کریں تو وہ طفل بھی پاک ہو جائیگا توین غیث انسان پس حیووت کسی شخص کو
 کیسے بدن یا لباس یا فرش یا ظروف کی نجاست کا یقین ہو اور وہ غائب ہو جائے
 اور احتمال ہو کہ غیث میں پاک کیا ہو گا تو حکم طہارت کیا جائیگا بشرطیکہ غائب بھی نجاست
 کا علم ہو اور وہ چیز عمل میں لائے ہو بشرط طہارت ہو دسویں وال میں نجاست بدن
 حیوان صاف ہے یعنی غیر انسان سے اگر وہ زندہ ہو اگر چہ احتمال تطہیر ہو گیا رہوین
 سنگ و رکنا استنجا واسطے محل غایط کے جب بشرط او سکے موجود ہوں بارہویں سنا
 کا بظرف ہو جانا باطن انسان سے مثلاً سوراخ بینی سے یا فضاے دہن سے اور مثل اسکے
 پیرھنیں جدا ہونا غسل کا کہ وہ بھی طہر ہے چودھویں خود کا محل فرج سے حیوان کے
 باہر کا بقدر متعارف کہ یہ بھی طہرہ باقی خود نکالے جو ند برح میں باقی پہنچدھویں
 استبراء کرنا حیوان جلال کا ص غائزہ واجب کی کتے میں ہین ج بارہ نمازین
 واجب ہین پہلے نماز یہیہ دو مرتبے نماز جمعہ تیسرے نماز طواف چوتھے نماز
 آیات پانچویں نماز عیدین چھٹے نماز اجارہ ساتویں نماز والدین کی برے لڑکے پر

واجب ہے کہ شوین نماز نذر نوین نماز محمد شوین نماز میں کیا شوین نماز سے باوجود
نماز احتیاط اس مقدمات نماز کے پہن ج شوین اول طہارت یعنی وضو و غسل
فقہ و شرعے از الہی نخواست بدن لباس سے شرعے تر عورت یعنی واجب ہے
کہ مرد اپنے عورتین کہ وہ مقام بول غایط فائشین میں چھپائے اور عورت تمام جسم کو سکا
منہ اور دونوں ہتھیلیوں پاؤں کی اور تلو دکھا چھپانا واجب نہیں ہے البتہ احوط ہے چھپنے
وقت نماز چھپانا پانچویں قبل کہ چھپانا چھپے یہ کہ مکان غار اور لباس خفیہ نہ ہو اور بچہ
سجدہ پاک اور بلندی کوئی ایک غشت کی گندگی سے زیادہ نہ ہو اس حقیقت
وضو اور شاد ہون ج حقیقت وضو نہ اہد و نہ ہاتھ کا دھونا اور سر اور بدن و نپا ہون کا
مسح کرنا ہے اور نہ کلا دھونا طو لا اوس مقام سے کہ جہان سے موسے سر سے نیچے میں
ٹھنڈی تک ہے اور عورت اس قدر کیچ کی اوٹلی اور انگوٹھا اس کو گھیرے اور مان
حد و دین جو چیز داخل ہے اس کا دھونا لازم ہے اور واجب ہے کہ اس سے نیچے کی
طرف دھوے یہ شرع دھونا و نون ہاتھ کا کھنکھنے سے بلکہ لازم ہے کہ اس قدر
اوپر سے دھوے اور اوپر سے دھونا ہوا نیچے کی طرف آوے تیسرے سر کا مسح کرنا
واجب ہے بقدر ایک ناخن کے اور احوط اور اوسے مسح کرنا بقدر تین انگلیوں کے ہے
چوتھے مسح پشت پا کا واجب ہے سر انکشتان سے کہیں تک طول میں اور عرض میں
بقدر مسے بھی ہو تو کافی ہو گا اور احوط یہ ہے کہ پوری ہتھیلی سے مسح پاؤں کا سر انگشت
بند مضمحل تک کرے اس شرط وضو کے پہن ج چو گاہ میں اول نیت اہد
چاہئے کہ نزدیک منہ دھونے کے کرے دو شرعے ترتیب یعنی اول منہ دھوے
بعد اس کے دست رہت بعد اس کے دست چپ بعد اس کے مسح سر بعد اس کے مسح پاؤں

بعد اس کے پہلے چپ اور طلی الاقویٰ دونوں پاؤں کا ساتھ ہی مس کرنا جائز ہے
 اور عضو خیر کے مقدم کرنے سے وضو باطل ہو جائیگا اگر تشرعے موالات اور بغیر موالات کے
 وضو باطل ہو جائیگا اور موالات یہ ہے کہ افعال وضو کو پہلے درپے جیسا کہ مثلاً وضو
 میں طوبیٰ منہ کی خشک نہونے پائے کہ دست راست دھوئے اور دست چپ کی
 طوبیٰ خشک نہونے پائے کہ دست چپ دھوئے اور طلی الاقویٰ باقی رہنا طوبیٰ کا
 عضو سابق پر مطلقاً کافی ہے اور چاہئے کہ رطوبت ہاتھوں کی مس سر و پا کا کہے جوتے
 یہ کہ مکلف افعال وضو کو بشروط قدرت جو بھی لگاواہ اگر مضطر ہے تو مضروبے پاؤں میں اب وضو
 غصبی ہو چکا ہے اب وضو مشتبہ غصبی بھی نہونے مثلاً دو ظرف میں پانی رکھا ہو اور ایک سے
 غصبی ہو کر یا تعین معلوم نہیں کہ کون غصبی ہے اور کون مباح پس اس صورت میں
 کسی سے وضو نہ کرنا چاہئے ساتھ میں اب وضو غصبی نہونے مثلاً اب وضو مشتبہ غصبی بھی
 نہونے مثلاً دو ظرف میں پانی رکھا ہے اور ایک کا پانی غصبی ہے مگر با تخصیص معلوم نہیں ہے
 کہ کس کا پانی غصبی ہے پس صورتیں کسی سے وضو نہیں کر سکتا تو میں اب وضو مطلقاً نہونے
 یعنی اس کو عرف میں مطلقاً نہ کتنے ہوں مثل گلاب وغیرہ کے دو میں اب وضو سالہ استنجا
 نہونے گوارا نہیں ہے کہ احتمال آجے خوف نذر یا حدوث بعض کا یا تشکی وقت کا نہونے
 یا کسی سے رفیق کی تشکی کا کہ جس کی طاقت موجب ہو خوف نہونے وسیع جیسے چرائی تشکی کا
 خوف نہونے اگر وہ چرائی کا تو ضرر ہو گا یا تو میں جس مقام پر وضو کرنا ہو وہ غصبی ہو تو ضرر ہو گا
 محل وضو یعنی حصای وضو پاک ہوں پس اگر اور اعضا غصبی ہوں تو مضائقہ نہیں ہو گا
 جس مقام پر وضو کرنا پانی کر رہا ہے اور بخلاف میں اب وضو نہ خواہ غصہ ہو یا غیر
 منضطر ہی ہوں اگر کسی شخص نے وضو کیا اور تعین ہو گیا کہ دست چپ کا غسل تمام

۲
 توضیح
 اگر کسی نے وضو کیا
 اور تعین ہو گیا کہ
 دست چپ کا غسل تمام

ہو چکا ابل کر دست دہت کو دست چپ پھوڑے پس اس طریق کے مسح میں کوئی
 ضرر ہو گا یا نہیں ج کچھ ضرر نہیں بلکہ طریقہ استنجا مقصود ہو تو اس خیال سے کہ
 کہ کوئی مقام خونین نہ لگ گیا ہو یا اس طرح کہ یہ فعل پہلے فعل سے ملکر مٹا
 ایک کہا جائے یعنی ہنسی غسل میں محسوس ہو جس شرط ایضاً غسل ارشاد فرمایا ج
 شرط ایضاً غسل شامل شرط خونین مگر موالات نہیں بلکہ غسل ارشاد ہنسی میں تہہ پہن
 اس طریقہ غسل کا ارشاد فرمائیے ج غسل کی دو قسمیں ہیں اول ترقیبی دوم
 ارشاد ہنسی سے یہ مراد ہے کہ پہلے سو گردن کو دھوے اس طرح کہ اوہین قدر سے
 بدن بھی داخل کرے بعد اوسکے اوہنی جانب کو دھوے اور اس میں کہ یہ قدر گردن اور
 جانب چپ کو بھی شامل کرے بعد اوسکے جانب چپ کو دھوے اس طرح کہ اوہین قدر
 گردن اور جانب بہت بھی داخل ہو جائے اور احوط یہ ہے کہ عورتین کو دو نو جانب
 شامل کرے جبکہ اوہن ارشاد ہنسی سے مراد یہ ہے کہ تمام بدن کو ایک ہی دھوے یا نہیں ج غسل
 کرے اور اگر پانی کے اندر مقصد غسل حرکت کرے تو بھی کافی ہو جائیگا مگر نہ خونین
 پہلے بدن کو پاک کرے اس غسل میں پانی سے باہر آنا اور عورتین کا وحیدہ رکھنا
 لازم ہے یا نہیں ج صحت غسل میں شرط نہیں ہے مگر احوط یہ ہے کہ اگر کسی عورت کے
 حالت خواب میں دیکھا کہ منی خارج ہوئی اور بعد بیداری کچھ معلوم نہ ہوا یا یہ معلوم ہو گیا
 منی ہوئی اس خارج ہوئی تو اس پر غسل واجب ہے یا نہیں ج اس صحت پر غسل واجب ہے یا نہیں
 مگر حیض میں کرے کہ منی میری ہی خارج ہوئی ہے اگرچہ باحکام ہاں اس وقت غسل واجب ہے
 ہو گا اس اگر تمام شغل اہل ہو اور منی خارج نہ ہو تو مرد اور عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں
 یا نہیں ج صحت غسل میں شرط نہیں ہے مگر احوط یہ ہے کہ اگر کسی عورت کے

منی خارج ہوئی اور بغیر پیشانی کے اسے غسل کیا اور بعد غسل کچھ رطوبت مشتبہ منی دیکھی تو آیا
 پھر غسل کرنا چاہئے یا نہیں ج البتہ غسل کرنا چاہیے اس اگر کسی شخص نے قبل غسل
 ہونے وقت کے بقصد وجوب غسل کیا خواہ وہ وقت کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہوا وقت
 میں شک کتا ہو کیا کس حج احوط اعادة غسل نماز ہے اگرچہ واجب نہیں ہے اس
 اگر مثلاً ابرو میں سے کچھ جرم ہو تو غسل وضو وغسل ہو گا یا نہیں ج اگر بانی نیچے پہنچ جائے
 تو مضر نہیں ہے اس باریک بال بدن کے غسل میں دھونا چاہئے یا نہیں ج احتیاطاً
 دھونا چاہئے اگر بعد غسل کے معلوم ہو کہ وہ بال دھوئی نہیں گئے تو احتیاطاً غسل کا اعادہ
 کرے اس تیمم کے چیز دہیز جائز نہیں ج چھ چیز دہیز اول خاک دو تھرے زمین تیسرے
 بالو چوتھے پتھر اور یہ چاروں علی الاقوال ایک مرتبہ میں ہیں پانچویں غبار چھٹے
 گل اگر ممکن ہو تو خشک کریں ورنہ خشک کرنا لازم نہیں ہے اس کی اور اینٹ پر
 تیمم کر سکتے ہیں یا نہیں ج جب اشیا مذکورہ ممکن نہ ہوں تو گچ اور اینٹ پر تیمم جائز ہے
 اور احوط یہ ہے کہ اگر غبار او گچ اور اینٹ تینوں چیزیں موجود ہوں تو غبار کو مقدم کریں
 بلکہ تینوں چیز دہیز جدا جدا تیمم کریں و بسط طح احتیاطاً جمع کریں اگر اینٹ او گچ او گل موجود ہوں
 او چھوٹے او کچھ ہنوس کیفیت تیمم بیان فرمائے ج تیمم عبارت اس سے ہے کہ دونوں
 ہتھیلیوں کو ایک مرتبہ پانے میں پر ماریں اور اس سے پیشانی اور جبین اور علی الاحوط ابرو و غا
 پوری دو کو کف سے بال کے اوگنے کی جگہ سے ناک کے سرے اور ابروؤں تک مسح کریں
 اور چاہئے کہ مسح طول میں یعنی بالوں کی جگہ سے ابروؤں کی طرف نہ عرض میں یعنی ایک
 جبین سے دوسری جبین تک بعد اس کے شکم دست چپکے پشت دست راست پر
 کٹائی کے پورے اوٹھیلوئے سرے تک مسح کریں بعد اس کے شکم دست راست سے

پشت دست چپ پواسیلح مسح کریں اور جہد رک ایک ہاتھ کی پتیلی کو دوسرے
ہاتھ کی پشت پر رکھیں میں ہوتا ہے اس وقت مسح لازم ہے اس تیمم عوض غسل
یا وضو ہو دو نو میں ایک ہی ضرب کافی ہے یا نہیں ج علی الاقویٰ ایک ضرب
کافی ہے خواہ بدل وضو ہو یا بدل غسل اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایک تیمم ایک ضربی اور دوسرا
دو ضربی دو نو میں بجالئے اور چاہئے کہ مقام ضرب اور ہاتھ کے درمیان کوئی چیز داخل
نہو اور وہ مقام غسب او غصبی اور وضو اور مستحبہ غصبی وضو غصبی وضو غصبی وضو
و مستحبہ وضو و نو میں و تیمم کرنا کافی ہو گا اور چاہئے کہ پیشانی اور ہاتھ کے درمیان میں
بھی کوئی چیز داخل نہو و علی یقین نیست بل وضو بدل غسل ہونی چاہئے اور ترتیب و موالات
بھی جس طرح ذکر کیا گیا ہونی چاہئے اور چاہئے کہ تیمم قبل از دخول وقت نماز نہو و اگر وقت
دستور تھا احتیاطاً بطرف ہونے غدر کا کہ اور علی الاقویٰ بنی غطا جائز ہے اور
اعضائے تیمم پاک ہوں و بشرط ممکن و قدرت خود تیمم کرے اس مقارنات نماز کے چیزیں
بین ج مقارنات نماز بارہ ہیں اول قیام یعنی دو نوں پاؤں سے کھڑا ہونا و علی الاقویٰ
ایک پاؤں پر بھی کھڑا ہونا جائز ہے و ثانی بقیہ بقصد قربت یعنی یہ خیال کرنا کہ کسی
نماز پر محتاجا حضرت کو بہتر ہے کہ ولین کرے نہ زبان سے مگر نماز احتیاط میں یعنی جو نماز
بسبب شک ہو چکے ہو یا بھلا ہو یا نہیں یا نہ کہ تیسرے تکیروہ الاحرام یعنی بعد نیست
اللہ تبارک و تعالیٰ بقصد تکیروہ الاحرام چوتھے قرات یعنی سورہ حمد اور کسی دوسرے سورہ کا پڑھنا
پانچویں رکوع یعنی اس وقت جھکے کہ اگر چاہے تو ہاتھ نکوز ان پر رکھ سکے چنے جو کوئی ساتون
عضو کا بشرط امکان زمین پر پہنچانا ساتویں تشہد آٹھویں سلام نوین کر رکوع و وجود
و تسبیحات اربع و تثنیہ و ترتیب مثلاً اول نیت کرے بعد اس کے تکیروہ الاحرام کے بعد

قرأت حمد و سورہ دیگر بعد اسکے رکوع بعد اسکے سجود بعد اسکے تشہد بعد اذکر سلام
 کیا رکعتوں میں موالات یعنی افعال نماز کو پے درپے بجالانا یا رکعتوں میں طاعتیں اس ارکان نماز
 کے میں ج رکعتیں نماز کے پانچ ہیں اول قیام و حال تکبیرۃ الاحرام و تحمیم
 قیام متصل رکوع تیسرے تکبیرۃ الاحرام چوتھے رکوع پانچویں ہر رکعت کے دونوں بعد سے
 اس شکیات کی کے تقسیم میں بیان فرمائے ج شکیات کی ایک تیس قسمیں میں ہیں ج
 پانچ قسمیں غیر اعتباری ہیں اور انکے علاوہ آٹھ قسمیں یا وہ ہیں کہ بعد فکر زائد کے سبطل
 ہیں اور باقی آٹھ قسمیں کیسے قدر فکر کے بعد صحیح ہیں جبکہ ذکر انشاء اللہ تفصیل میں آتا ہو و چکا
 قسمیں جبکہ اعتبار نہیں ہے یہ ہیں اول یہ کہ بعد سلام کے شک ہو مثلاً بعد سلام نماز فکر
 شک ہو اگر تیرہ رکعت پر سلام واقع ہوا یا چار رکعت پر ایسے شک کا اعتبار نہ کرنا چاہیے
 نماز میں صحیح ہوگی اور اس طرح اور نمازوں میں بھی دوسرے شک بعد گزرنے وقت کے مثلاً
 جب آفتاب نکل آیا وقت مغرب نکل گیا ہو اب شک ہو کہ نماز صحیح یا غلط و عصر کو پڑھایا نہیں
 اور اگر پڑھا تو درست پڑھا ہے یا نہیں ایسا شک بھی قابل اعتبار نہیں تیسرے شک بعد
 گزرنے فصل کے مثلاً احمد پڑھتے وقت شک ہو کہ تکبیرۃ الاحرام کہی یا نہیں یا انشاء اللہ وہیں شک
 کہ پڑھی یا نہیں بلکہ اس طرح جب شک کرے کسی فعل میں بعد داخل ہونے کے دوسرے
 فعل میں تو قابل اعتبار نہیں چوتھے شک کثیر الشک اس کا بھی اعتبار نہیں اور کثیر الشک
 اس کو کہتے ہیں کہ جس کو عرف میں لوگ کہنے لگیں کہ یہ کثیر الشک ہے پانچویں شک امام کا
 دوسرے تکبیر یا موم کو یا دھویا شک موم کا در صورتیکہ امام کو یا دھویا مثلاً امام تشہد پڑھتا ہے
 اور موم کو شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اس شک کا اعتبار نہیں پس چاہئے
 موم امام کی متابعت کرے اور اس طرح امام کو شک ہو اور موم کو یا دھویا تو اس کا بھی

اعتبار نہ کیا جائیگا لیکن وہ آٹھ قسمیں کچھ بطل ہیں انہیں اگرچہ جب غیبت مکرر احوط ہے کہ
 او نہیں استعد فکر کرے کہ نماز گزار کی ہیئت اور صحت سے ٹکھائے اور قبل کھٹنے کے
 اگر علم یا ظن ہو کہ کسی طرف کا حاصل ہو جائے تو اوپر عمل کرے ورنہ بطل قرار دے اور سب سے
 تاخر وہ میں اول شک عدد رکعات نماز و کعتی میں مثل نماز صحیح کے یا ظنہ بعض مسافر کے
 مکہ حکم نماز مستحبی اور نماز احتیاط کا نہیں ہے: دو شک عدد رکعات نماز سے کعتی میں
 مثل مغرب کے مثلاً حالت سب سے پڑھتے میں شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری احتیاط
 اس میں یہ بڑا غور و فکر کرے استعد کہ نماز گزار کی صورت سے خارج ہو جائے اور قبل خروج
 اگر علم یا ظن ہو گیا کہ دوسری رکعت ہے تو چاہئے کہ تسبیح سے عدول کرے حدیث میں ہے
 اور نماز کو تمام کرے اور نماز صحیح ہوگی اور اگر اس کو علم یا ظن ہو کہ تیسری رکعت ہے تو تسبیح
 کو تمام پڑھے اور نماز کو تمام کرے اور سلام پالائے اور اگر اس کو شک ہو تو نہیں باقی
 رہا اور کسی طرف علم یا ظن نہ حاصل ہوا خواہ قبل اکیال سجدتین ہو یا بعد اکیال سجدتین تو اکیال
 نماز باطل ہوگی تیسرے شک نماز ہائے چار کعتی میں سب طرح کہ او میں پہلی رکعت کی بھی شرکت
 ہو پس جبکہ ایسا شک ہو اور غور کرنے سے زائل نہ ہو بلکہ باقی رہے تو نماز باطل ہے چوتھے شک
 نماز ہائے چار کعتی میں کہ او میں دوسری رکعت کے شک کی شرکت ہو اور شک قبل اکیال
 سجدتین ہو مثلاً قنوت پڑھنے میں شک ہو کہ دوسری رکعت ہو یا چوتھی ہیں اگر علم یا ظن کسی
 امر کا نہ ہو تو نماز باطل ہے خواہ شک کوع میں ہو یا بعد رکوع کے قیام میں ہو یا غیر قیام
 میں سجدہ اول میں ہو یا دوم میں اگرچہ ذکر ختم کیا ہو مگر ابھی سزا اٹھایا ہو یا پوچھیں شک
 دو میانہ اور پہلے کے خواہ قبل اکیال سجدتین یا بعد سجدتین قیام میں ہو یا قنوت میں ہو یا تسبیح میں
 بقائے شک نماز باطل ہے چھٹے شک تیار درجہ میں جس مقام پر شک واقع ہو اگر بعد غور کے

علم یا ظن کسی امر کا حاصل ہو تو نماز باطل ہوگی سناؤین شک میں چوتھی اور چوتھی رکعت ہو کہ ہر صورت میں نماز باطل ہے آٹھویں شک کا عقین ہو اور عدد میں شک مثلاً شک کہ سو سجود کتنا مگر یہ نہیں جانتا کہ پہلی رکعت ہو یا دوسری یا تیسری یا چوتھی پس طے الا حوا چاہئے کہ فکر کرے اگر علم یا ظن کسی امر کا حاصل ہو تو بنا بر لو کے عمل کرے اور اگر شک باقی ہے تو نماز باطل ہوگی قسم سوم یہاں میں ان شکات کے جو نماز کو باطل نہیں کرتے ہیں اور نماز او میں صحیح رہتی ہے او سکی آٹھ قسمیں ہیں اول شک میں دوسری اور تیسری رکعت کے بعد اکیس سجدتین چاہئے کہ بعد سبھی فکر کرے اور وقت اگر علم یا ظن کسی امر کا حاصل ہو گیا تو نماز تمام کر دے اور اگر نہیں قی و سکی بنا تین پر کر کے ایک رکعت اور پھر سے کہ چار رکعت مل کے ہو جائے پھر بعد بجالانے سلام کے بغیر کسی منافی نماز کے اور ٹھکھڑا ہو اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دوسری رکعت بیٹھ کر بجالائے نماز او سکی صحیح ہوگی دوسرے شک ہو کہ دوسری رکعت یا تیسری یا چوتھی مگر یہ شک بعد اکیس سجدتین ہو پس او سکی بنا چار پر کر کے نماز تمام کرے اور بعد سلام کے دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر بجالائے تیسرے شک ہو دو اور چار میں بعد اکیس سجدتین بنی بنا چار پر کر کے نماز تمام کرے اور بعد سلام دو رکعت نماز کھڑے ہو کر بجالاؤ چوتھو شک میں تیسری اور چوتھی رکعت کے اگرچہ قبل اکیس سجدتین ہو پس بنا او سکی بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور بعد سلام ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے لیکن افضل یہ ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر بجالائے پانچویں شک چوتھی اور پانچویں میں بعد اکیس سجدتین بنا چار پر کرے اور نماز کو تمام کرے بعد اوس کے دو رکعت بجالائے لیکن اگر شک طاعت قیام میں ہو تو چاہئے کہ فوراً بیٹھ جائے پس اس وقت یہ شک راجح ہو گا تیسری اور چوتھی رکعت کے شک کی طرف پس او سکی بنا چار پر کرے

اور نماز کو تمام کرے بعد اسکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے
 بعد اسکے دو سجدہ سہو احتیاطاً بوجہ قیام حیا بجالائے اور اگر شک اٹھائے رکوع میں یا بعد
 رکوع قبل سجدہ اولی یا سجدہ اولی میں یا درمیان سجدتین یا قبل نہ اوٹھائے جمعہ صبح
 اور بعد ذکر کے ہو پس ان سب صورتوں میں ظاہر یہ ہے کہ نماز صحیح ہوئی اور نماز کو تمام کرنا لازم
 ہو گا لیکن بعد فراغ نماز اٹھا دو اس نماز کا خانی تو ہے نہ بیچ مگر صورت اخیر میں اگر چہ جائے
 کہ احتیاطاً مذکورہ کو اوس میں جی ترک کرے چھٹے شک ہو درمیان قیام حیا اور پانچویں رکعت
 حالت قیام حیا میں چاہئے کہ بیٹھ جائے اور اسکی بنا چاہیہ کرے اور نماز کو تمام کرے بعد اسکے
 دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے اور اس مقام پر احوط ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے بوجہ
 قیام حیا کے اور اولی اور احوط یہ ہے کہ اٹھا دو نماز بیٹھ کرے اور بیٹھ کر صورت بعد کی
 صورت میں جی ساتویں شک ہو درمیان قیام حیا اور چوتھی اور پانچویں رکعت کے حالت قیام حیا
 میں چاہئے کہ بیٹھ جائے اور چار پر بنا کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو رکعت نماز احتیاط
 کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر بجالائے اور دو رکعت نماز استاد اول پڑھے بعد اسکے دو
 رکعت بیٹھ کر پڑھے اور دو سجدہ سہو جی بسبب قیام حیا کے احتیاطاً بجالائے اٹھویں شک
 درمیان پانچویں اور چھٹی رکعت کے حالت قیام حیا میں پس اگر شک باقی ہے تو بیٹھ جائے
 اور بنا نماز کی چار پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو سجدہ سہو واجب بسبب شک کے
 اور دو سجدہ احتیاطاً بسبب قیام حیا کے بجالائے اس احکام نماز احتیاط کے بیان فرمائے
 حج جانا چاہئے کہ نماز احتیاط واجبہ اور کیفیت اسکی یہ ہے کہ جب نماز تمام کرے
 تو قبل بجالائے منافیات نماز کے کھڑا ہو کر دسین نیت نماز احتیاط کی قرینہ الی اللہ کہ اور
 تکبیرۃ الاحرام کے بعد اسکے حفظ سورہ حمد ہستہ پڑھے اور رکوع دسین جاکر ذکر رکوع کرے

بعد اسکے سجدے میں جا جیے تو سجدہ نے غلغ ہو تو اگر ایک رکعت نماز احتیاط پڑھنی ہے
تو بعد ہر دو نماز کے سجدہ نے تشدد اور سلام پڑھنے ختم کرے اور اگر دو رکعت نماز احتیاط
پڑھنی ہو تو پھر کھڑا ہو کر فقط سورہ حمد پڑھے اور قنوت اور دیگر سورہ کی پڑھنے کی ضرورت
نہیں اور باقی کیفیت اوکی مثل نماز کے جس اگر کسی شخص نے سو کسی چیز کو نماز میں
کم یا زیادہ کیا بعد اسکے یا دے اسکے کیا حکم ہے ج سہو اگر رکعت کم ہو ہے اور
دوسرے رکعت میں داخل نہیں ہو ہے پھر تم کو کہ جو بجا لے نماز صحیح ہوگی اور اگر دوسرے
رکعت میں داخل ہو گیا ہے تو نماز باطل ہے لیکن اگر قبل از سجدہ دوم مثلاً یا دے کہ کوع
نہیں کیا ہے تو چاہئے کہ اوٹھ کر کوع کرے اور بعد کوع مابعد کو بجا لے جو خطا عاودہ
ناز ہے اور یہی حکم بطلان یا دتی کا بھی ہے مطمئن اور اگر غیر رکعت کی کمی ہوئی پس اگر بجا
محل باقی ہے تو پھر اسکو اور اسکے مابعد کو بجا لے نماز اوکی صحیح ہوگی اور اگر خاص سے توجہ
کر گیا ہے تو کوئی ضرر نہیں ہے البتہ دو سجدہ سہو کہ و زیادہ کے لئے جو بجا لے اس
کس کس مقام میں سجدہ سہو واجب ہے ج چھ مقام میں اول بہ زیادتی او کمی کیلئے
سجدہ سہو واجب ہے دوسرے کلام یا اس طرح کہ نماز میں حکم کیا سہو آیا یہ گمان کر کے
کہ نماز تمام کر چکا ہے اس وقت دو سجدہ سہو واجب ہیں تیسرے سلام یا اس مثل نماز مغرب یا
عشائی رکعت دوم میں تشدد کیلئے بیٹھا اور تشدد پڑھکر اس خیال میں کہ نماز تمام ہوئی بھولکر
سلام بجا لایا ہے اس خیال کے غفلت سلام ادا کیا بعد اسکے خیال ہو کہ سلام بجا پڑھا پس
اگر کوئی نمنافی نماز عدا یا سہو اس سجدہ میں ہو تو اوٹھکر باقی رکعات کو بجا لے
اور بعد نماز کے بسبب سلام بجا کے دو سجدہ سہو بجا لے چوتھے تشدد کافر اموش کرنا
یعنی دوسری رکعت میں جو تشدد پڑھنا چاہئے اسے بھولکر اوٹھ کر پڑھو اور تسبیح

اربعہ یا چھ پڑھنے کا اور اوسکو یاد نہ آیا تاکہ رکوع میں داخل ہوا اور سوقت خیال ہوا کہ
 تشدد بھول گیا ہے پس چاہیے کہ نماز اوس طرح تمام کرے بعد اوسکے اولاً تشدد کی قضا
 کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو و جو با بجالائے پانچویں سجدہ کا فراموش کرنا مثلاً ایک
 سجدہ کیا اور دوسرے کو بھول گیا اور بعد سجدہ اول اور ثلثہ مشغول بقراءت چلا
 اوسکو سجدہ دوم کے بھولنے کا خیال ہوا پھر جب رکوع میں گیا اور سوقت خیال ہوا
 کہ سجدہ دوم رو گیا پس اوسوقت نماز کو اوسی طرح تمام کرے بعد نماز اولاً سجدہ کی قضا
 کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو و جو با بجالائے چھٹے شک ہونا بعد اکمال سجدہ تین
 چوتھی اور پانچویں رکعت میں چاہیے کہ بعد سلام کے دو سجدہ سہو و جو با بجالائے
 پس قیام بجا اور بھول اللہ بھیجی اوتسیبیات اربعہ بھیجی بلکہ ہر زیادتی و کمی کے سبب سے
 سجدہ سہو و جیسا کہ آئینہ میں بت ہر زیادتی و کمی میں علی الاقوالے
 دو سجدہ سہو و جیسا کہ آئینہ میں بت ہے جس سجدہ سہو کرنا اگر بعد نماز کے
 بھول جائے تو کیا تکلیف ہے جس وقت یاد آئے بجالائے
 اور اگر نماز میں آئے تو بعد نماز بجالائے اور اگر وضو باطل ہو گیا ہو
 تو احتیاطاً وضو کرے اور بجالائے پس کیفیت دو سجدہ سہو کی بیان
 فرماتے ہیں دو نون سجدہ سہو اس طرح بجالائے کہ اولائنت کرے کہ سجدہ
 سہو کرتا ہو بسبب زیادتی یا کمی فی الصلوۃ کے جس طرح واقع ہوا ہو قرینہ الی اللہ
 اور احتیاط یہ ہے کہ قصد وجوب زیادہ کرے بعد اوس کے سجدہ میں جائے
 اور پڑھے بسم اللہ وباللہ وصلی اللہ علی محمد وال محمد بعد اوسکے
 سر سجدہ سے اٹھائے اور منہ کر پھر سجدہ میں جائے اور دعائے مذکور کو پڑھے

بعد اٹھنے سر کے تشدد مثل نماز کے پڑے بعد اس کے ایک سلام مثل السلام علیکم وعلیٰ
 ویرکاتہ کے پڑے اور فقط السلام علیکم پر التکا کرنا اور جمتہ اشد ویرکاتہ کو ترک کرنا بھی جائز ہے
 اس منافیات نماز ارشاد فرمائے ج بارہ چیزیں منافی نماز ہیں اول حدیث مثل بول
 وغالیط وریج و خواب وغیرہ خواہ عمدہ خواہ سہواً اگر دو میان نماز کے واقع ہو تو نماز اور وضو
 دونوں کو باطل کرتا ہے دوسرے تکویر ہے یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھنا حالت نماز میں یعنی ہاتھ
 باندھ کر نماز پڑھنا خواہ عمدہ ہو خواہ سہواً مگر تقیہ میں بمضائقہ سنید ہے تیسرے ہتھ باندھ کر
 قبلہ سے خوف ہونا خواہ پشت بقبلہ ہونا خواہ دایمی بائیں طرف مہاجات نامید ہے عمدہ ہو یا سہواً
 بلکہ اگر منہ کو خوف کر جب بھی نماز باطل ہوئی لیکن اگر بدن سہو سے یا سیکہ جبر سے
 درمیان میں دایمی او بائیں طرف نہ مہاجات باطل نہ ہوئی چوتھے نماز میں عمدہ کلام
 کرنا مثلاً کہے اخ یا واسے یا اف پانچویں قسم ہے عمدہ اجتناب خواہ باوازا ہو خواہ بغیر اواز کے
 اگر چہ کسی کو اس طرح کہیں ضبط کیا ہو کہ چہرہ پر تغیر ہو جائے مثلاً چہرہ زرد ہو جائے اور یہی حکم ہے
 اگر کہ اختیار منہ کی جگہ البتہ اگر سہو سے ہو تو ضرر نہیں چھٹے عمدہ گریہ کرنا نماز میں
 یا اپنے اختیار سے پڑنا امور دنیا کیلئے لیکن اگر خوف خدا سے ہو یا شوق جنت میں پس بمضائقہ
 نہیں ہے اور اگر یہ مصائب سید الشہداء و سائر ائمہ علیہم السلام پر یا اختیار ہو یا بے اختیار عمل
 اشکال ہے ساتویں حاجی مصلوۃ یعنی اون افعال کا بجا آنا کہ صوت مصلیٰ سے اس سب سے
 نکل جائے عمدہ ہو یا سہواً انھوں نے عمدہ کوئی چیز نماز میں کھانا پینے پانی یا شربت نماز میں پینا
 لیکن اگر اکل و شرب فعل کشیر ہو مطلقاً نہ ہونا مشکل ہے دسویں آمین کہنا ماموم کا بعد کلمہ
 ولا الضالین کہنے الہم کے بلکہ امام اور مفسر کا حکم بھی یہی ہے البتہ تقیہ میں کوئی بھی نہیں ہے
 گیارہویں نماز میں کسی چیز کا زیادہ یا کم کرنا عمدہ یا سہواً باطل نماز ہے اگر وہ شکر مگر ہو

اور اگر غیر کن ہے تو سو میں کوئی مضائقہ نہیں بارہویں شک اعداد رکعات میں یعنی
 شک ان آئینوں صو تو چند جنہیں نماز پڑھا ہو جاتی ہے جو کہ شکیات میں مذکور ہوئیں
 اس نماز آیات کی کیفیت بیان فرما سح نماز آیات دو رکعت ہے دس رکوع کے
 ساتھ خواہ سورج کہیں ہو یا چاند کہیں ہو یا زلزلہ ہو یا اور کوئی آیت مجملہ آیات ہوا یا ایک
 ترکیب کی کہ اولائیت کرے کہ نماز آیات پڑھتا ہوا قریۃ الی اللہ بعد اس کے کلمہ الحمد دوسرے پڑھے بعد
 رکوع میں چار ذکر رکوع کرے دو بارہ کلمہ ابو احمد و الحمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب بعد اس کے دوسرے
 رکوع کرے اور ذکر رکوع کرے سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب بعد اس کے دوسرے
 پھر سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور ذکر کرے
 بعد اس کے چھ سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور بعد
 ذکر کے سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور بعد
 چھ تین پھر دوسری رکعت کے لئے کلمہ ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور بعد
 بعد اس کے رکوع میں جائے اور ذکر رکوع کرے سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور بعد
 دوسری رکعت رکوع میں جائے اور بعد ذکر پھر سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور بعد
 قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور ذکر کرے پھر سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور بعد
 پڑھے بعد اس کے قنوت پڑھے اور پانچویں رکعت رکوع میں جائے پھر سید ہاکم ابو احمد سورہ یٰسین و قنوت پڑھتا مستحب کو پڑھ کر چوتھی رکعت پڑھ کر رکوع میں جائے اور بعد
 لمن حمد جو تہنہ کلمہ الحمد دین جائے بعد سجدت کے مثل اور نماز کے تشہد و سلام پڑھے
 ختم کرے یہ ایسا طریقہ تھا نماز کا اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رکعت اول میں پہلے سورہ حمد
 پڑھے بعد اس کے کسی ایک سورہ کے پانچ حصہ کر کے ہر رکعت میں ایک ایک حصہ پڑھے

مثلاً رکعت اول میں بعد حمد بسم اللہ الرحمن الرحیم بقصد سورہ قل ہو اللہ ربہ بعد اس کے
 رکوع میں جبے اور ذکر کر کے سید عالم ابو فقط قل ہو اللہ احمد ربہ بعد اس کے رکوع میں جا کر
 اور ذکر کر کے بعد سید عالم ابو فقط اللہ بصرہ پڑھے بعد رکوع میں جبے اور ذکر کر کے
 سید عالم ابو فقط لم یلد ولم یولد پڑھے بعد رکوع میں جبے اور ذکر کر کے سید عالم ابو
 فقط ولم یکن کہ لفظ الحمد پڑھ کر رکوع بجالے بعد سید عالم ابو الحمد میں جا کر
 دونوں حمدیں بجالے پھر دوسری رکعت کے لئے سید عالم ابو الحمد پڑھے بعد اس کے پہرے رکوع
 پانچ حصہ کر کے ہرگز کو یک پڑھ کر چلے پانچون کو غ مثل رکعت اول بجالے اور تشہد و سلام
 اوسمیں مثل اور نماز کے بعد پس تشہد و سلام مثل اور نماز کے پڑھ کر نماز کو ختم کر کے مس حجہ
 اذان و اقامت بیان فرمانے ج التہ الکریمین خذ ابزیر ہے اس سے کہ اوسکا وصف
 کیا جاگا شہدان لا الہ الا اللہ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کسی کے
 کوئی دوسرا خدا قابل پرستش نہیں ہے شہدان محمد رسول اللہ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہوئے اور رسول میں شہدان امیر المومنین علیا
 ولی اللہ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر آقا مومنین یعنی جناب علی بن ابیطالب علیہ
 السلام ولی خدا ہیں اور وکیل اسکے ہیں مخلوق پر اور یہ قلمہ اذان و اقامت کا جزو ہے
 فقط تمنا و تبرک کا سنا چاہیے علی الصلوۃ یعنی اؤ نماز کے لئے جی علی الفلاح یعنی جلدی کرو
 دستگاری کے لئے جی علی خیر العمل یعنی جلدی کرو بہترین اعمال کیلئے کہ وہ نماز کے بعد قائم صلوة
 یعنی تحقیق نماز قائم ہوئی لا الہ الا اللہ یعنی قابل پرستش سوائے خداوند کیا کوئی دوسرا نہیں ہے
 آموذ بالتہ من اشیطان الرجیم یعنی میں اپنے خدا سے پناہ مانگتا ہوں شر شیطان سے
 اسلئے کہ شیطان رکاوہ خدا سے نکالا ہو ہے پس ترجمہ سورہ حمد کا بیان فرمانے

ح بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی میں اس خداوند عالم کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا میں
 مومن و کافر سب پر رحم کرتا ہو اور آخرت میں مومن پر فقط الحمد رب العالمین یعنی
 حمد و ثنا اس خدا کی واسطے خاص ہے جو جمع ہو جو ذات کا ترتیب و پروردگار کرنا ہے
 الرحمن الرحیم یعنی رحم کنندہ ہو دنیا میں مومن و کافر دونوں پر اور آخرت میں فقط مومن پر
 مالک یوم الدین یعنی وہ بادشاہ اور صاحب اختیار ہے روز قیامت کا یا ایاک نعبد
 و یا ایاک نستعین یعنی میں فقط تیری عبادت کرتا ہوں و تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں خدا
 تبارک و تعالیٰ المستقیم یعنی تجھ کو ہدایت کر رہا ہے تبارک و تعالیٰ السلام علی الذین فیہم
 انصاف المستقیم یعنی ان لوگوں کی جن پر تو نے نعمت دی ہے کہ وہ پیغمبران کے
 اوصیاء ہیں نہ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے غضب نازل کیا ہو اور نہ راہ گمراہوں کی
 پس ترجمہ ہو۔ و قل ہوا اللہ احد کا بیان فرمائیے ح بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہوا اللہ
 احد یعنی اسے محمد کہو کہ وہ خدا ہے ایک ہے اللہ تعالیٰ خداوند عالم مستغنی اور بے نیاز
 جمیع مخلوقات سے لم یلد یعنی اس کے کوئی اولاد نہیں۔ ولم یلد لم یکن لکفوا احدی عنہ کیسے
 اولاد نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی کفو اور مثل نہیں ہے پس ترجمہ ذکر رکوع اور سجود اور
 تسبیحات اربعہ اور کلمات فرج اور سند اور سلام کا ارشاد فرمائیے سبحان بی اعظم
 و مجدہ یعنی ہمارے پروردگار پاک و منزہ ہے جمیع معائب اور برکات ہے جمیع مخلوقات سے
 اور میں اس کی حمد و ثنا میں مشغول ہوں سمع اللہ لمن حمدہ یعنی جو شخص حمد و ثنا خدا کرتا ہو
 اللہ تعالیٰ نے سن لیا اس کی حمد و ثنا کو سبحان بی الاعلیٰ و مجدہ یعنی پروردگار میرا جو بلند تر ہے
 ہر شے سے پاک اور منزہ ہے جمیع معائب اور میں اس کی حمد و ثنا میں مشغول ہوں استغفر اللہ
 ربی و اتوب الیہ یعنی میں طلب مغفرت کرتا ہوں خداوند وحدہ لا شریک سے جو میرا پروردگار

کنند ہے اور میں وکیل صرف بازداشت کرتا ہوں بول اللہ وقوہ واقوم واقعد یعنی خدا سبکی قوت
 اور مدد سے میں اونٹنا بیٹا ہوں قنوت میں یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ العظیم الکرم یعنی
 کوئی خدا قابل پرستش بجز خداے یکتا ولا شریک کے نہیں ہے اور وہ یہ صفات رکھتا ہے
 کہ صاحب رحم و کرم ہے لا الہ الا اللہ العلی العظیم یعنی کوئی خدا قابل پرستش نہیں ہے بجز خدا
 کے تاکہ وہ ہمت کے جو بلند مرتبہ سبحان اللہ رب السموات السبع یعنی وہ خدا پاک و منزہ ہے
 جو یہ صفت رکھتا ہے کہ پروردگار ہے ساتون آسمان کا و رب الارضین السبع اور یہ
 صفت رکھتا ہے کہ پروردگار ہے ساتون زمینوں کا و مافینہ ما بینہن رب العرش العظیم
 یعنی پروردگار ہے ہر چیز کا جو آسمانوں و زمینوں میں ہے اور جو کہ ان دونوں کے درمیان میں ہے
 اور پروردگار ہے عرش بزرگ کا و الحمد للہ رب العالمین یعنی حمد مخصوص اس
 خدا کے لئے ہے جو پرورش کنند جمیع مخلوقات کا بسم اللہ عظمیٰ و الرحمن و العافا و العف
 عافی الدنیا و الاخرہ یعنی ای خداوند عالم بھلو بخشہ اور ہم پر رحم کر اور بخیر کر جسے دنیا
 و آخرت میں بخیر بخشو کہ بھلو بخیر دین اور انکی ذریت طاہرہ کے ساتھ جہنم کیا اجم الہ احمد یعنی
 اپنے فضل اور رحم سے ازیادہ رحم کریں گے جمیع رحم کنندگان سے وصل اللہ علی محمد
 و آلہ اجمعین یعنی درپے اپنی رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر سبحان اللہ و الحمد للہ
 و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنی خداوند عالم پاک و منزہ ہے اور جمیع محامد و سکندر معجزین
 اور کوئی قابل پرستش بجز خداے یکتا و بے ہمتا کے نہیں ہے اور وہ بزرگ ہے اس کے کہ اس کا
 وصف بیان نہیں آئے اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعنی میں کو ابی یتا ہوں
 اس امر کی کہ کوئی خدا قابل پرستش بجز خداے یکتا و بے ہمتا کے نہیں ہے جو یہ صفت رکھتا ہے
 کہ کچھ نہ ہو اور اپنا کوئی شریک نہیں کتا و اشهد ان محمد عبدہ و رسولہ یعنی میں اس

امر کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ بندہ فرمان بردار میں خدا کے اور خدا کے بھیجے ہو ہیں
 اور غیر میں اللہ صل علی محمد وآل محمد یعنی آپ ہے درپے اپنی رحمت نازل کر محمد وآل
 محمد پر اور مراد اکل محمد سے حضرت فاطمہ ہر الصلوٰۃ اللہ علیہا اور دوا امام علیہ السلام
 میں قبول شفاعت فی امتہ و رفع درجہ یعنی قبول فرما تو شفاعت کو جب اہل بیت علیہم السلام
 اللہ علیہ وآلہ کی حق میں امت کے اور ان کے درجہ اور منزلت کو بلند کرنا ہے نزدیک السلام
 ایسا اللہ تعالیٰ و برکات یعنی اے حضرت سالت قبا آپ پر سلام اور رحمت و برکات
 خدا نازل ہوں السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین یعنی خداوند عالم کی طرف سے غنا ہے نبیوں پر
 سلام ہوئے اور ان بندگان خدا پر جو صالح و نیک ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 یعنی اے کرو و مومنین جن انہ خدا کی طرف سے تم پر سلام اور رحمت و برکات ہوا تو تمام
 بندگان خدا پر اس مہطلات روزہ کے چیز میں جن چیز میں اللہ تعالیٰ و اس کے عہد
 کا نام دینا خواہ ماکول و مشروب معتاد ہو یا سنو مانا اگر سہواً اکلے تو کوئی ضرر نہیں جو کچھ
 اور یہ ظل صوم بھی ہے اور موجب قضا و کفار بھی ہے خواہ قبل میں ہو یا دیر میں فلاح میں قبول
 اگر یہ مفعول مرد ہو پس بجز دغائب ہونے خشفہ کے خواہ منی یا باہر کے یا سنین و زہد یا اوج قضا
 و کفار واجب ہو گا اور یہی حکم ہے حیوان کے ساتھ و طی کر نکاح چوتھے جھوٹ لگانا خدا
 و رسول و ائمہ معصومین علیہم السلام پر اور اسے طرح علی الاحوط جمع انبیا و ارواح
 علیہم السلام پر اور احوط حاق جناب فاطمہ ہر علیہا السلام بھی ہے پس یہ بھی جلیل معلوم اور با
 قضا و کفار وہی پانچویں عہد اپانی میں ہر ذہب و مہطل و زہد اور موجب قضا و کفار ہے لیکن
 بھولے سے مضر نہیں ہے چھپے ہوئے یا غبار کا حلق میں اور خدا و کسی مخرج جو خواہ منقطع کا
 اور بھی موجب قضا و کفار ہے غبار صلاں چیز کا بوشالے وغیرہ کے یا حرام کا مثل خالک وغیرہ کے

ساتھ میں کرنا اور یہ بھی اگر عہد ہو موجب قضا ہو اور اگر بے اختیاری میں آجائے کوئی ضرورت
 بہر حال اس میں کفار نہیں آتھیں سہنا یعنی منی کا خواہ ہاتھ کے منے سے یا کسی اور طریق
 نکالنا کہ یہ بھی مطلق صوم اور موجب قضا و کفارہ ہر نوین احسان یا با یعنی ترجمہ و ن سے
 بیضرر عمل لینا مثل آخالص یا آب کاسنی وغیرہ کے اور یہ حرام بھی ہے اور مطلق صوم موجب
 قضا و کفارہ بھی ہے مگر شیاف نمک یا صابون کا مکروہ ہے اور احوط ترک ہے و نون صلیب
 عہد اجنبات پر باقی رہنا خواہ اجنبات حلال سے ہو یا دوسرے سبب سے خواہ وہ سبب
 حرام ہو خواہ حلال کہ یہ حرام اور مفسد صوم و موجب قضا و کفارہ ہے جس کو کرنا روزہ کا
 واسطے اگرچہ غیر وضو کے لئے موجبائزبے یا نہیں حج بان اگرچہ محض خلی کے لئے بھی ہو تو
 بھی جائز ہے اور غیر وضو میں کف غسل ہے اور مستحب بعد کلی کر نیکی میں مہربہ عتوک الننا
 س روزہ دار کے لئے مسواک کرنا جائز ہے یا نہیں حج جائز ہے لیکن جب تک مسواک
 کرے یا اس کو منہ سے نہ نکلے اور اگر نکلے تو اس کا پانی پھر دے حلق سے نہ اوتارے
 سن انگوٹے کا چوسنا اور جانور یا دیہے کے لئے دان چبانا اور نمک چمکنا اور جو ہر
 مثل اسکے ہون اور نکالیا حکم ہے حج موجب بطلان صوم نہیں جب تک کہ عہد اجنبات
 کوئی چیز حلق سے نہ اوتارے یعنی اشیاء مذکورہ منہ سے بعد چبانے یا چکھنے کے دور
 کر دینا چاہئے جس سے مہربہ یاد و آنگھ میں لکانیکا کیا حکم ہے حج روزہ دار کے
 لئے مضر نہیں البتہ سر نہ مکروہ ہے اور اگر ذائقہ اس کا حلق تک پہنچے تو احوط ترک ہے
 س روزہ کی نیت میں قربت الی اللہ کا قصد کرنا کافی ہے یا نہیں حج کافی ہے
 س شروع مہینہ میں یعنی یکم ماہ رمضان کو یا وسط ماہ میں تمام مہینہ کی نیت کرنا
 جائز ہے یا نہیں حج مان جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ ہر شب میں ملحدہ نیت کرے

۱۔ وہ بطلات نسوم جو فقط موجب قضائیں لایا جانا اور نکاح ارضیہ کے میں حج تین چارین
 میں دل جب تک طلع صبح کا یقین نہ ہو غرض و نکاح میں لانا اگرچہ جائز ہے لیکن اگر باوجود
 قدرت یا عدم قدرت بغیر شخص کے خطرات کو عمل میں لایا ہو اور بعد کو معلوم ہوا ہو کہ اوقیت
 صبح حق تو قضا بغیر کفارہ کے واجب بلکہ اگر نقص کرنے سے بقلے شب کا ایمنان بھی حاصل
 ہوا ہو تو بھی احوط قضاء ہر دو سے جبکہ کوئی خبر ہے کہ ابھی رات باقی ہے اور سکے قوالہ مثلاً
 اعتماد و وثوق کر کے اور گمان ہم پہنچا کر کچھ کھانی لیا اور چہ معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی تھی تب
 بھی قضاء واجب نہ کفارہ بان اظہر بقلے شب کا چنانچہ جو کئی تھا تو قضا لازم نہیں ہے اور اگر
 اور خبر تحقیق کی ہو اور علم نہ ہو کہ رات میں صل ہو یا نہ ہو تو اس صورت میں قضا احوط ہے میرے اگر کوئی
 خبر ہے کہ صبح ہو گئی اور اس گمان سے کہ صبحی کتب یا جموت کتا میرے کچھ کھلے اور پھر
 معلوم ہو کہ فی الواقع صبح ہو گئی تھی تو قضا لازم ہوگی نہ کفارہ جس روزہ ماہ رمضان یا نہ
 معین کے تو یہ انہی یاد رکھنے کا کفارہ بیان فرماتے حج کفارہ میں چہرے اول ایک بھلا کرنا
 دو تہرے دو مہینے پہلے پہلے روزہ رکنا تیسرے ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا جب کسی فعل
 حلال سے فطاکرے تو ایک انہیں سے واجب کا اور اگر فعل حرام سے فطاکرے یا بھولنے یا شراب
 یا مال حرام کھانے پینے یا غنائے جب تین جسکو چاہے یا اول ادا کرے اور جسکو چاہے مؤخر کرے
 ماہ رمضان میں اگر کوئی مرد صائم اپنی وجہ و ذوار سے غیر جماع کرے تو کیا حکم ہے حج استسوی تین
 اگر نیت راضی نہ ہوئی تھی تو دو کفارہ مرد پر واجب ہے اور اگر عورت نے بھی مرد کی آٹا
 کی ہو تو ایک ایک کفارہ ہر ایک پر واجب ہے جس اگر کوئی شخص رمضان میں حلال
 سمجھ کر فطاکرے تو مرد ہو گا یا نہیں حج اگر حلال سمجھ کر فطاکرے یا ہو تو مرد پر اور اگر حلال
 نہ سمجھے اور فطاکرے تو فاسق ہے مگر اس کی تعزیر حاکم شرع پر لازم ہے جس

فطرہ ماہ رمضان کا فقیر اور اسیب پر واجب یا نہیں ج امر پر واجب نہ فقیر پر س
 فقیر کو کہتے ہیں ج و بالفصل یا بالقوة ایک سال کے معاش کی طاقت نہ رکھتا ہو
 س فطرہ مکلف پر فقط اپنا واجب یا عیال کا بھی واجب ج اپنا فطرہ بھی اور
 عیال کا بھی واجب خواہ وہ واجب النفع ہو یا نہ ہو بالغ ہو یا نہ ہو مقل ہو یا نہ ہو بندہ ہو یا آزاد
 مسلمان ہو یا کافر اور اسی طرح حمان کا فطرہ بھی واجب ہے مگر جب وہ پیر عیال ہو نہ اسلحا
 آئے مس فطرہ نے واجب نہ کیا کوئی وقت ہے یعنی شب عید میں قبل غروب واجب ہوتا ہے
 یا بعد غروب ج وقت غروب فطرہ واجب ہوتا ہے مگر ان اگر شب عید کو بعد غروب
 ہوں حمان بلا بیسے یا بغیر بلائے ہوئے آئے یا کوئی لڑکا پیر ہو تو فطرہ اوسکا واجب نہیں
 بخلاف اسکے اگر قبل غروب ایسا ہو تو اوسکا فطرہ واجب ہو جائیگا س فطرہ اس شخص سے
 ہونا چاہئے ج جنس فطرہ کی جسکو انسان یاد رکھتے ہیں وہ میں مخصوص ہے مثل گندم و جو
 و خرمایا انگور و شیر اور ماش و چنے اور مسور و غیرہ کے مگر جو اور گندم اور انور اور خرمایا ہر
 س زکوۃ فطرہ کی کیا مقدار ہے ج ہر شخص کے لئے ایک صاع واجب ہے اور صاع چھ سو
 چودہ مثقال میرنی کا ہوتا ہے اور صاع الیمین تیرہ سو پچیس مثقال و تین پچ مثقال کم ہوتا ہے
 اور اگر ایک حصہ بھٹ دیدے تو بہتر ہو گا بلکہ کچھ زیادہ اور زیادتی کو قربت الی اللہ صدق میں
 حساب کرے س نماز عید فطرہ عید قربان واجب یا نہیں ج امام یا نائب خاص
 امام کے زمانہ میں واجب اور اس زمانہ میں مستحب س نماز جمعہ واجب عینی ہے
 یا واجب تحریری ج واجب تحریری ہر اس معنی سے کہ اگر جمعہ پڑے گا تو اس روز کی ہر شرط
 ہو جائیگی مگر بہتر یہ ہے کہ وہ تو کو قربت الی اللہ ہے س کے چیز وہ نہیں کوئی جبکہ آئی ہر ج
 پچتر نہیں چلے سونا و شہ چاند علی و راوی و نکلا سہ معاکہ کے دار بہنجا ہر بکری چوتھے

اونٹ پانچوین گائے پچھٹے گندم ساٹوین جو اٹھوین انکو زکوٰۃ دین خرافا اور زکوٰۃ کے واجب ہونے میں بقدر نصاب ہونا شرط ہے اور گناؤ اور گوسفند و شتر و طیار و قمرہ میں ایک سال کا گذرنا یا جہاں میں نہ اخل ہو جانا شرط ہے اس غلو کے نصاب کی حد و کمو بیان فرمانے ج نصاب سب غلو کی ایک ہی ہر اگر او میں کچھ بھی کمی رہ جائیگی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور اس طرح اگر نصاب کچھ قلیل بھی زیاد ہو گا تو اسکی بھی زکوٰۃ لازم ہوگی مقدار نصاب پانچ سو ہے اور اس میں ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور اس میں ایک سو و اسی صاع کا حساب شاخ جاسی ل کے ہوتا ہے اس جو خرچ کر دے پرنے سے پہلے ہوتے ہیں مثلاً اجرت نہ یا زمین کھودنی کی اجرت کا رند و نئی یا خانہ افغان زراعت کے آیا اسکو خارج کر کے زکوٰۃ دین یا بغیر خارج کئے ہوئے ج احوط یہ ہے کہ خارج نہ کریں اس سونے کے نصاب بیان فرمانے ج پہلے نصاب سو نیلے پس پندرہ بمقتال صیر فی ہے جو برابر ہیں بمقتال شرعی کے ہر اور دوسرے نصاب تین بمقتال صیر فی ہے جو برابر چار بمقتال شرعی کے ہے اس چاندی کے نصاب بیان فرمانے ج چاندی کی نصاب ل ایک سو پانچ بمقتال صیر فی ہر اور دوسرے نصاب اس کے اسیس بمقتال صیر فی ہے اور ضابطہ کلیہ سونے چاندی کی زکوٰۃ کا یہ ہے کہ جب نصاب بہر ہو جا تو چالیسوں حصہ اسکا دیتے اگرچہ اس بنا پر بعض وقت کچھ زیادہ دینا چاہیے اس کے بکری کے نصاب بیان فرمانے ج بکری کے پانچ نصاب تین ہیں پہلے نصاب چالیس اور تیس ایک بکری دیکھاتی ہے دوسرے نصاب ایک اسیس اور تیس تین دینا چاہئے تیسرے نصاب سو ایک اور تیس تین بکریاں دینا چاہئے چوتھے نصاب تین سو ایک اور تیس چار بکریاں دینا چاہئے پانچویں چار سو ہے جتنا تک زیادہ ہوتی جائے او میں ہر سیکڑے پر ایک بکری ہر اور دینا چاہئے نصابوں کے جو مقدار ہر او میں زکوٰۃ دینا چاہئے اور چاہئے کہ زکوٰۃ دین

اگر بکری ہو تو ایک سال کا مکمل ہو چکا ہو اور اگر بٹیر ہو تو تیس سال میں داخل ہو چکی ہو
س خمس کتنی چیزوں سے متعلق ہوتا ہے حج آٹھ چیزوں سے اول و مال جو کا خیرین
سے ہاتھ آجائے دوسرے معدن اگر وہ معدن نمک یا گندک کا ہو تیسرے دھینے
جو زمین میں دفن ہو کیا ہوا ہاتھ آئے چوتھے جو چیزیں دریا سے غوطہ لگا کر نکالیں مثلاً گوشت
و مرجان کے پانچویں تجارت و زراعت و حیوانات اور دیگر اتسابات کے منافع اور زیادتیں
منفعت زراعت و کسب کے جو سال بہر کا خرچ کر کے بیجے اگرچہ کم ہو مثلاً شکار کشت و پانی کے
اور سقائی اور مزدوری کر کے یہاں تک کہ عبادات و تعلیم اطفال میں بھی اور صومرا لکڑیاں
یا پہاڑ سے شہد جمع کر کے لایا یا معاری کرنا یا قاصدی اور دلالی کرنا اور چرخہ کاٹنا اور خیاطی کرنا
اور کفش و زی اور کفن فروشی کرنا اور کھیتی کاٹنا یا جو رب کا پیشہ یا دھوبیکا کام یا حافی کرنا
یہاں تک کہ کہ چند فروخت کرنا اور اسی طرح تمام اقسام کسب چھتے و دین میں جو جو کا فدی سے
کوئی مسلمان محل لے سائیں مال حلال جو مال حرام سے مخلوط ہو جائے اور نہ اسکی مقدار معلوم
اور نہ اسکا مالک معلوم ہو اس میں خمس واجب ہے اگر بغیر خمس دے دیے ہوں اور اس
مال سے کچھ اموالیکر پہنے تو نماز پر حنا اس کچھ میں صحیح ہے یا نہیں حج و کچھ تھنسی ہے
نماز باطل ہوگی جس جو شے سال بہر کے ذخیرہ دے سکی رہتے مثلاً چانول و روغن
اور قند و چائے و تمباکو اور کولا اور لکڑی اور نمک و مرچ وغیرہ کے تو اس میں خمس
واجب ہے یا نہیں حج بان تمام خرچ سے حج رہنے کے بعد خمس اسکا دیکھا بشرط اس کے
کہ منافع مکاسب سے ہو اور قبل میں اسکا خمس جی نہ دیا ہو اس اخراج مصارف میں یا نہ
روی ہر شخص کے حال کے موافق معتبر ہے یا نہیں حج بان معتبر ہے اگر فضول خرچی کرے یا
تو اوپر بھی خمس لگایا جائیگا لیکن اگر تنگی سے خرچ کرے تو اسکا بھی خمس دس ہانا تک

اپنے ہنجر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ج بات اول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کا جو اڑ
 بعد نہیں ہے اگرچہ احتیاط ہے اس اگر کوئی شخص نماز میں مشغول ہو اور اس کو خیال ہو
 کہ کس نماز کی نیت کی ہے ظہر یا عصر کی پس اس صورت میں کیا کرنا چاہئے ج اگر نماز کو
 نماز ظہر قرار دے اس بعد میں عشاء و صبح کا نہیں پڑھو چاہنا واجب ہو یا نہیں ج
 لازم ہے یہاں تک کہ نہ انشت پاکا بھی پڑھو چاہنا واجب ہے اس شرط ہرین کے حرم میں
 اذان و اقامت سے قطعاً یا نہیں ج نہیں اس اگر کسی شخص کے ذمہ کئی غسل ہوں
 مثل غسل جنابت و حیض و مس میت کے اور غسل کر نیکی وقت یہ نیت کہ کہ غسل کرنا ہوں
 واسطے جمع احداث کے جو ذمہ میرے ہیں کافی ہو گا یا نہیں ج کافی ہو جس اگر
 کسی ذمہ کئی غسل سجدہ جی جمع ہوں مثل غسل بارت اور جمعہ کے پس ایک نیت کل غسل کے
 واسطے کافی ہے یا نہیں ج کافی ہے اس غسل جنابت اور غسل بعد ایک نیت سے
 کر سکتے ہیں یا نہیں ج اگر اس قدر جانتے ہیں کہ غسل جنابت غسل جمعہ کے لئے کافی ہو جائے
 بدو نیت تداخل صحیح ہو گا اس اگر نماز ہے یہ میں امام کی آواز ماموم تک نہ پہنچتی ہو
 یا آواز میں اشتباہ ہو تو ماموم ترک قراءت کر سکتا ہے یا نہیں ج اگر امام کی آواز نہ
 تو چاہئے بنابر احتیاط قراءت کرے لیکن واجب نہیں ہے اور حالت اشتباہ میں چاہئے
 کہ ماموم قراءت کو ترک کرے اس اگر باؤ نکے تلو و نہیں میل ہو تو غسل کی واسطے مضر نہیں
 ج اگر حامل نہ ہو تو کوئی جمع نہیں اس اگر دست و پا کے ناخو و نہیں کیس قدر میل ہو
 غسل یا وضو صحیح ہے یا نہیں ج اگر ناخن کے نیچے کی جگہ عضا باطنیہ میں مس ہو تو میس کا
 مضر ہو گا اس بد نہیں جو چکنا چوی جی خصوصاً سر میں بسبب پسینہ کے جو چکنا چوی ہوئی
 غسل وضو کے لئے مضر ہے یا نہیں ج کچھ مضر نہیں جی اس مشبہ غیر مضمومہ کیا مراد ہے

اگر بکری ہو تو ایک سال کا مکمل ہو چکا ہو اور اگر بٹیر ہو تو تیس سال میں داخل ہو چکی ہو
 اس خمس کتنی چیزوں سے متعلق ہوتا ہے حج آنتہ چیزوں سے اول و مال جو کاخر بنی
 سے ہاتھ آجائے دوسرے معدن اگر تو وہ معدن نمک یا گندک کا ہو تیسرے دھینے
 جو زمین میں ذخیرہ کیا ہو ہاتھ آئے جو تھے جو چیزیں دریائے غوطہ لگا کر نکالیں مثل گوہر
 و مرجان کے پانچوین تجارت و زراعت و صناعت اور دیگر انسابات کے منافع اور زیادتی
 منفع زراعت و کسب کے جو سال بہر کا خرچ کر کے بیج مے اگرچہ کم ہو مثل شکار کرنا پھانسیکے
 اور سقانی اور خورد و ری کرینکے یہاں تک کہ عبادات و تعلیم اطفال میں بھی اوجھڑا کر لیا جائے
 یا ہمارے شہد جمع کر کے لایا یا معامری کرنا یا قاصدی اور دلائی کرنا اور چرخہ کاٹنا اور خیا علی کرنا
 اور کفش و زی او کفن فروشی کرنا اور کھیتی کاٹنا یا جوالے کا پیشہ یا دیو بیکا کام یا آٹمانی کرنا
 یہاں تک کہ کمزبند فروخت کرنا اور اسی طرح تمام اقسام کسب چھٹے و زمین پر جو کاخر ذمی سے
 کوئی مسلمان محل لے ساٹوین مال حلال جو مال حرام سے مخلوط ہو جائے اور نہ اسکی مقدار معلوم ہو
 اور نہ اسکا مالک معلوم ہو اس حساب میں جس اجبے اگر بغیر خمس دئے ہوئے اس
 مال سے کچھ اموالیکر پہنے تو نماز پڑھنا اس کچھ میں صحیح ہے یا نہیں حج و کچھ ہتھیست
 نماز باطل ہوگی جس جو شے سال بہر کے ذخیرہ سے ہوئے مثلاً چانوال و روغن
 اور قند و چائے و تمباکو اور کولہ اور لکڑی اور نمک و مرچ وغیرہ کے تو اس میں خمس
 واجب ہے یا نہیں حج بان تمام خرچ سے بیج رہنے کے بعد خمس اسکا دیگا بشرط اس کے
 کہ منافع مکار سے ہو اور قبل میں اسکا خمس جی نہ دیا ہو اس اخراج مصارف میں یا
 روی شخص کے حال کے موافق معتبر ہے یا نہیں حج بان معتبر ہے اگر فضول خرچی کرے
 تو اوپر بھی خمس لایا جائیگا لیکن اگر تنگی سے خرچ کرے تو اسکا بھی خمس دس ہائے

اکیلے ہنجر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ج باتا اور ایسی طحکہ اور کپڑے زمین نماز کا جواز
بعید نہیں ہے اگرچہ احوط احتیاط ہے اس اگر کوئی شخص نماز میں مشغول ہو اور کوکھ یا اعضاء
کو کس نماز کی نیت کی ہے ظہر یا عصر کی پس اس صورت میں کیا کرنا چاہئے ج اگر نماز کو
نماز ظہر قرار دے اس سجدہ میں اعضاء سب کا زمین پر پھونچانا واجب ہے یا نہیں ج
لازم ہے یہاں تک کہ نہ انگشت پا کا بھی پھونچانا واجب ہے اس انداز برین کے حرم میں
اذان اقامت سے قطعاً یا نہیں ج نہیں اس اگر کسی شخص کے ذمہ کئی غسل پڑے
مثل غسل جنابت و حیض میں میت کے اور غسل کر نیکے وقت یہ نیت کہ کہ غسل کرنا پڑے
واسطے فی جمیع احداث کے جو ذمہ میرے ہیں کافی ہو گا یا نہیں ج کافی ہو جس اگر
کسی کے ذمہ کئی غسل تہی جمع ہوں مثل غسل یارت اور جموع کے پس ایک نیت کل اغسال کے
واسطے کافی ہے یا نہیں ج کافی ہے اس غسل جنابت اور غسل جموع ایک نیت سے
کر سکتے ہیں یا نہیں ج اگر اس قدر جانتا ہے کہ غسل جنابت غسل جموع کے لئے کافی ہو جائے
بدون نیت تداخل صحیح ہو گا اس اگر نماز جہرہ میں امام کی آواز ماموم تک نہ پہنچتی ہو
یا آواز میں اشتباہ ہو تو ماموم ترک قرات کر سکتا ہے یا نہیں ج اگر امام کی آواز نہ
تو چاہئے بنا بر احتیاط قرات کرے لیکن واجب نہیں ہے اور حالت اشتباہ میں چاہئے
کہ ماموم قرات کو ترک کرے اس اگر باؤ نکے تلو و زمین میل ہو تو غسل کیلئے مضر ہو جائے
ج اگر حائل نہ ہو تو کوئی جرح نہیں اس اگر دست و پا کے ناخ و زمین کی سقد میل ہو تو
غسل یا وضو صحیح ہے یا نہیں ج اگر ناخن کے نیچے کی جگہ عفتاً باطنیہ میں مس ہو تو میل کا
مضر ہو گا اس بدین چوکلنا ہوئی ہے خصوصاً سر میں بسبب پسینے کے جو چکلنا ہوئی ہے
غسل وضو کے لئے مضر ہے یا نہیں ج کچھ مضر نہیں ہے اس مشغیر مضمون پر کیا مراد ہے

ج شنبہ غیر مخصوصہ یہ ہے کہ تمام اطراف میں یا اسکے متلا ہونیکا احتمال بعید مثول اسکا ایک کھنجر
 بخش ہزار میں مل گیا ہو یا زمین کا ایک بخش نکر اصرار میں شنبہ ہو گیا ہو جس اگر عمارت یا پٹکا
 یا بند عبا میں کلابتون زر د ملا ہو تو مرد کو پہنا او سکا جائز ہے یا نہیں جاننا اگر بمقدار دو سو
 مثقال کے یہ بجلائے جاویں تو بوزن ایک یا دو مثقال طلا نکھلے کاج اگر طلا او میں ستر مثقال
 ہو کہ گویا نیست نابود ہو گیا ہو تو عیب نہیں اور بعید نہیں کہ دو مثقال میں ایک یا دو مثقال
 طلا مستملک ہو جائے جس چیز میں اجنبیہ بطریق متعارف عورت ہے یا نہیں ج
 عورت نہیں جس نماز قضا کی ترتیب میں یا لازم ہو کہ یہی جانے کہ یہ نماز کس وقت کی ہے
 یا لازم نہیں ج نماز قضا میں اس امر کی ترتیب لازم نہیں کہ سمجھے فلاں وقت کی نماز
 پڑھتا ہوں بلکہ صلوة یومیہ کی ترتیب کے اگر پڑھے گا تو کافی ہو جاوے گا یاں جو نماز خلافت
 ترتیب یومیہ فوت ہوئی ہے تو قضا میں بھی ترتیب کا جاننا لازم ہو جس میں غسل
 دینے کا ایک طریقہ جو ج میت کو پہلے غسل دینا واجب ہے آب سرد یعنی سر کے پانی ٹھکے دوسرے
 بار آب کا فورے بعد اسکے آب الصحت اور ترتیب بھی واجب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اللہ اعلم
 حکم جمیع امور انکا ہے میت جنب ہو یا حائض یا نفسا لکن احوط یہ ہے کہ میت کو غسل ترتیبی نہ
 جیسا کہ غسل جنابت میں بیان کیا گیا اس اگر بانی میر ہو تو میت کو کس طرح غسل دینا چاہئے
 ج تین تیمم ہر ایک غسل کے ارادہ سے بقصد قربت مطلقہ دینا چاہئے اور اگر تیسرے
 تیمم کو بقصد مافی الذمہ میں اولی اور احوط ہے جس تکفین میت کے احکام کو بیان فرمائے
 ج تین پارچہ تکفین کیے لیئے جب ہیں پیرا میں اولنگ اور سر تاسے اور پیرا میں
 میں یہ شرط ہے کہ شام سے نصف پنڈلی تک وہ نظرت سے چپالے اور لنگ اتنی ہو تا چاہئے
 کہ ناف اور زانو کو چپالے اور سر تاسے اتنی بڑی ہو تا چپا ہے کہ وہ خون

مہ اصل میں صورت اجنبیہ قوم جو جسکا درجہ ہو یا جو اور بغا ہوتی اجنبیہ یعنی جنیب کی آواز ہوئی ہو

طرف یعنی جانب پاؤں سر بند رکھے اور عرض یعنی قد جو کہ دو نوکن رکھا جائے اور فضل
بلکہ اعوطیہ ہے کہ پیراہن قدم تک ہو اور لنگ سینہ سے قدم تک اور اعطا اور اعطیہ
کہ قدر واجبہ بدون اجازت و ورثہ بالغین کی زیادہ نہ کرے اور اگر وہ کم سن ہو تو قدر تک
زیادتی نہ چاہئے اس اصل میں کفن واجب ہو تا ہے یا ثلث مال میں سب کفن
اصل مال سے دینا چاہئے اگرچہ میت فرضدار ہو لیکن کفن زوجہ کا شوہر کے مال سے
واجب اگرچہ زوجہ مال دار ہو اس اگر کفن پر کل قرآن یا بعض قرآن لکھا جائے
تو جائز ہے یا نہیں حج جائز ہے بشرطیکہ نجاست سے مثل خون و بول براز کے محفوظ رہے
س حنوط اگر ناپائیدار ہو واجب یا نہیں حج بعد غسل دینے کے واجب ہے اور
اعضائے سبعہ میں کافور لگانا حنوط کتنے میں اور بعد میسمی کافی ہے جس نماز میت کا
طریقہ بیان فرماتے حج اول نیت کرے بعد اسکے تکبیرۃ الاحرام لکھ کر پڑھے شہدائے
لا الہ الا انت واشہد ان محمد عبدہ و رسولہ انت اکبر اور بعد دوسری تکبیر کے پڑھے اللہم
علی محمد وال محمد انت اکبر اور تیسری تکبیر کے بعد پڑھے اللہم اغفر للمؤمنین و المؤمنات
انت اکبر جو تہی تکبیر کے بعد پڑھے اللہم اغفر لہذا المیت انت اکبر اور اگر میت عورت ہو لہذا انت
لکھے اس دفن میت سے احکام بیان فرمائیے حج میت کو اس طرح دفن کرنا چاہیے کہ بدبو
باہر قبر کے محسوس نہ ہو ورنہ دوسرے محفوظ رہے اور قبلہ کے رخ داہنی کروٹ میت کلنا
واجب ہے اور اگر دفن کرنا ممکن نہ ہو تو کسی طرف میں مثل منکے یا صندوق وغیرہ کو بند
کر کے دریا میں چھوڑ دے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسکے پیر میں تھپہ باندھ کر دریا میں ڈال دین
س اگر غسل بقصد اجرت میت کو غسل دے تو غسل صحیح ہے یا نہیں حج غسل صحیح ہے لیکن
اجرت لینا حرام ہے اس لئے کہ یہ واجب کفای ہے اور یہی حکم ہے نماز اور قبر کھودنے میں

س قبر کھود کر اور میت کو نکال کر مشاہد مقدسہ لیجا ناجائز ہے یا کہ نہیں ج قبر کا کھودنا
 حرام ہے لیکن اگر کسی دوسرے نے نیش قبر کیا ہو تو اس صورت میں لیجا ناجائز ہو گا جس
 لکھا ہو الف میت کو دینا جائز ہے یا نہیں ج جائز ہے مگر سفید ہونا بہتر ہے لیکن عمامہ
 لکھا ہو میت کے پیچھے ہے یا اگر قیمت معین کر کے دلال یا تجارت کو کوئی چیز فروخت کر نیکی
 دین کہ تو دو تومان یا کم و بیش کو فروخت کرنا اور اسے قیمت معینہ سے زیادہ کو دو دینے
 بیجی تو زیادتی مال مالک ہوگی یا مال بیچنے والی کا ہو گا ج و قیمت زیادتی مالک مال کو
 ملیگی اور بائع کو اجرت مثل دی جائیگی اگرچہ صاحب مل نے یہ بھی کہہ دیا ہو کہ اگر معینہ زیادہ کو
 فروخت ہوئی تو وہ زیادتی مال ہو اور یہی حکم ہر بیعت میں ہزار و غیرہ مثلاً کسی تاجر کے نزدیک
 جلوے اور دس تھان چھینٹے اوٹھالائے اور کئے کہ ہر تھان کی کیا قیمت ہے تاجر کے
 مثالی تھان دو تومان یا کم اور ہزار اس قیمت سے زیادہ دین بیچے تو وہ زیادتی صاحب
 مال لیگا کیونکہ ابھی تک تاجر نے ہزار کے باقی نہیں کیا ہو مگر یہ کہ صاحب مل نے تاجر کے کہنے
 فی تھان دو تومان کو چھ اوٹھیرے یعنی ہزار کے کہنے قبول کیا اس صورت میں اگر قیمت زیادہ
 بیچے تو زیادتی مشتری یعنی ہزار کی ہوگی پس اگر کوئی شخص کچھ پیسے قصاب کو دے اور
 لے کہ گوشت بکری بیفہ نیکادو اور اسے بکری یعنی مادہ کا دیا یا جڑ کا گوشت دیا تو
 اس صورت میں قصاب بری الذمہ ہو گا یا نہیں اور ان پیسوں کا استعمال میں لانا اور کئے
 حلال ہو گا یا نہیں ج اگر مشتری کو معلوم ہو گیا ہو کہ یہ گوشت بھیر یا مادہ کا ہے تو پھر بیع کا
 اوٹھالنا اختیار ہے اور اگر واپس نہ کرے تو قیمت قصاب پر حلال ہے اور اگر مشتری کو
 معلوم نہوا ہو کہ کسی چیز کا گوشت ہے تو قیمت قصاب پر حرام ہے اور مشغول
 الذمہ رہے گا لیکن اس میں اشکال ہے پس اگر فرض کیا جائے کہ بیع گوشت معین ہے

واقع ہوئی ہے اور وہ دونوں ایک خبر قرار دینے جائیں تو یہ صحیح ہر اگرچہ فیصل تھا کہ
بسبب حرم کا دینے کے حرام ہو گا بان کر فرض کیا جائے کہ کشتہ میں پر نہیں ہوئی بلکہ
مطلق کشتہ پر ہوئی ہو تو حرام ہونا اس قیمت کا بعید نہیں ہے کیونکہ جو چیز کہ اس کے ذمہ ہو جتنی
اس کے ہر اگر نیک قصد نہیں کرے یہ بیع اس حالت میں بھی صحیح ہوگی البتہ کشتہ نہ تھا کہ
باقی بیگا اور ایسا ہی حکم ہے اور ان اشیاء جن کا ذکر آئندہ ہو گا اس اگر کسی شخص نے بقال کو
روغن خالص کی قیمت دی اور اسے خالص نہ دیا بلکہ اسے روغن مخمورج بدنبہ یا بھٹس
دنبہ کا دیدیا تو آیا وہ خالص مال قیمت بقال پر حرام ہے یا حلال اور بری الذمہ ہو گا یا نہیں
ج اگر مشتری کو معلوم ہو جائے کہ روغن خالص دنبہ یا مخمورج بدنبہ ہے یعنی روغن
خالص نہیں ہے تو واپس کر نیک اس کو اختیار ہے اور اگر نہ معلوم ہو تو بقال کو قیمت لینا
حرام ہے اور بری الذمہ نہ ہو گا بلکہ اس سے یہ ہے جبکہ روغن خالص دنبہ دیا ہو لیکن روغن
مخمورج بدنبہ میں اشکال ہو اس اگر نیکے مثلاً مٹا وغیرہ رنگریز کو خیلانے کو دیا
اور اسے مازہ او پٹکری سے رنگریز یا تو اس کی قیمت رنگریز پر حلال ہو یا حرام اور بری الذمہ
ہو گا یا نہیں ج اگر خریدار کو معلوم ہو جائے تو واپس کر دینے کا اس کو اختیار ہے اگر معلوم نہ ہو
تو رنگریز کے لئے وہ مال حرام ہو اور بشغول الذمہ رہیگا اور اسے سبب اور چیزوں کو بھی قیاس کیا جائے
اس اگر کوئی شخص کسی بزاز کو کچھ پیسے دے اور کہے ایسی قمیض چاہتا ہوں کہ جس کا
رنگ نہ چھوٹے اور بزاز ایسی قمیض دے کہ جس کا رنگ نہ چھوٹ جاتا ہے اور مشتری اس کو سمجھے
آیا یہ مال بزاز پر حلال ہے اور بری الذمہ ہو گا یا نہیں ج اگر مشتری سمجھے تو اختیار فیخ رکستہ ہو
ورنہ بزاز بری الذمہ نہیں ہے اس کو مال راہ دار و نکو بابت راہدار کے یا مال کے
مددگاروں اور کارندوں کو یا خود ظالم کو دینا جائز ہے یا نہیں ج جائز نہیں ہے

بلکہ اس کھوئے روپیہ وغیرہ کو توڑ ڈالنا چاہئے جس اگر زیادہ یا ظلام یا پاکہ چیز میں
 سبجریا بقال سے قرض محل میں اور بعد اسکے حرام پیشہ تاجر و بقال کے حوالہ کریں اور یہ
 لوگ نہیں جانتے کہ یہ پیسہ حرام ہے یا حلال آیا راہ دار وغیرہ بری الذمہ ہو گیا نہیں حج
 نہونے بلکہ پیسے کے مالک اور بقال وغیرہ دونوں کے مشغول الذمہ رہیں گے جس اگر
 کوئی شخص حرام میں غسل کے لئے جلے اور اس کے پاس مال ہو جو حرام ہو یا وہ مال جس
 کہ حق امام و عینین ہو او قصد اس کا یہ ہو کہ اسی مال میں سے حمامی کو دیکھا یا غسل کا
 صحیح ہو گیا یا نہیں حج صحیح ہو گا اور یہی حکم وضو کا بھی ہے جس میں یہ قاعدہ ہے کہ اگر بوجہ
 کو میوہ کے ساتھ برابر یا دو برابر کے بدل لیتے ہیں یا یہ معاملہ صحیح ہے یا نہیں حج اگر وزن
 اس کا معلوم ہے یا اس میں مصاحفہ کر لیں تو صحیح ہے ورنہ بطل س کوئی شخص اپنا گھر
 زوار وغیرہ طرح کرایہ پر دیتا ہے کہ جس قدر دیر تک چاہو ہر شب معیوسو دنیا دینا یا کم یا
 زیادہ یہ آیا اجارہ صحیح ہے یا نہیں حج اگر زمانہ اس کا معلوم ہے تو صحیح ہے ورنہ باطل
 اور سبب سے دوکانین اور کافران نہ ائین کہ زمین مانہ عین نہوا و نکا اجارہ باطل ہے
 بلکہ اس کا کرایہ لینا صحیح نہیں ہے اور اگر مالک کی رضا نہوا و ایسی صورتیں عبادات کے
 باطل ہو جائیں یا علم ہی رکھتا ہو تو عبادات بھی صحیح نہونے س اگر کوئی شخص اپنا گھر کرایہ
 دس روز کی قید سے سبب کہ کھلنے کا اختیار ہے اگر وہ شب ہو گئے تو دو روپیہ دینا ہو گا اور
 پانچ شبوں کے کرایہ روپیہ کرایہ دینا ہو گا تو یہ صحیح ہے یا نہیں حج صحیح ہے اس لئے کہ زمانہ
 معین ہو گیا ہے س اگر کوئی شخص کسی زوار کو اپنے گھر اس قصد سے لائے کہ اگر دس روز
 رہے گا تو دس قرآن پڑھائے اور زوار یہ قصد رکھتا ہو کہ دس روز میں دو قرآن دو گنا
 تو اس صورت میں عبادت زوار مکان مذکور میں صحیح ہوگی یا نہیں حج کرایہ بھول

لہذا راہ دار و زوار کو کہ جن امور سے اجازت حاصل ہے یہ ہیں اور اگر اجازت نہیں ہے تو یہ ہیں

ہو نیکے سب سے صحیح نہ ہوگی بشرطیکہ سنا بطلان عبادت کو جانتا ہو اور مالک کے رخصی کرنا
 ارادہ نہ رکھتا ہو اس اگر کوئی شخص نذر کرے کہ اگر فلان حاجت میری برآورے تو باغ
 قرآن یا کم یا زائد حضرت عباس علیہ السلام کے لئے بھیجو مگر پس بعد برآئے حاجت کے وہ نذر
 منعقد ہوگی یا نہیں ج اگر وقت نذر صیغہ غنی یا او سکا ترجمہ ادا کرے تو نذر صحیح ہے
 ورنہ اس قسم کی نذرین صحیح نہیں ہیں اس صیغہ نذر کسٹھ سے پڑھنا چاہئے ج صیغہ
 یہ ہے اللہ علی کہ انوار شہ و طہ و خوار و مطلق اور ترجمہ اسکے یہ کہ اگر فلان کام میرا ہو جائے گا تو خدا
 کا بچہ حق ہے کہ فلان امیر یا فلان وزیر قوت نذر میں شرط ہے اس اگر کوئی شخص سیلو
 کچھ مال دے کہ میں شمع لیکر وضہ حضرت عباس علیہ السلام یا اویسی رضی اللہ عنہ علیہ السلام
 پر جلا دینا یا انکی سیل کر دینا تو تکلیف و سکی کیلئے ج جس طرح ہے کہ اسکو کوئل
 کیا ہے چاہئے کہ موافق اس کے عمل کرے اور جس رضہ کی اجازت پانی ہو وہیں جلا تا
 اور سیل کرنا چاہئے اور خلاف علم اگر اس کے کرنا تو تضامن میں کا اس اگر کسی شخص کو کچھ مال
 نذر نقد یا غیر نقد دیا ہو کہ رضہ حضرت عباس علیہ السلام یا اور رضہ میں لچا مگر صرف کی
 تعیین نہیں کی پس اس صورت میں اگر زوار کو دے یا سادات یا طلباء جائز ہے یا نہیں ج
 جس صورت میں کہ اسنے کچھ قید نہیں کی ہو تو دیکھتا ہے مگر مقصد احتیاط یہ ہے کہ مجتہد
 جامع الشرائط سے اذن لے لے اور اسے یہ کہ مجتہد کو دیکھیں اس اگر کوئی نذر دے غیر سیقہ
 و شمع رضہ معصومین علیہم السلام سے تبرکاً لے لے تو حلال ہے یا نہیں ج حرام ہے
 اور اگر اپنے ہمراہ اسکو رکھے حبیب وغیرہ میں اور نماز پڑھے تو نماز باطل ہے مگر وہ وہم کہ جو
 زمین پر گر گیا ہے اور محل تعرض نہیں ہے اور تبرکاً اوٹھا کو ضرر نہیں اس دو شخصوں نے
 باہم شراکت کی اور قرآن پکڑنے دے اور سو دوسرے نے یا کم یا زیادہ اور دونوں نے

ملاکر اسباجل لیا اور پچا کر طرح کے ایک شخص کو کانپر بٹا ہوا ایک کچال جا کر قرض لاتا ہے
 آیا اور مال نسیدہ کے نفع و نقصان میں بھی دونوں شریک ہیں یا نہیں حج نفع و ضرر
 میں دونوں شریک نہیں ہیں بلکہ جس شخص نے نسیدہ لیا ہے اسکا خاص نفع و ضرر اس کے متعلق
 ہاں اگر دوسرے شریک نے اسکو وکیل کر دیا ہو اور اسنے اوپر عمل کیا ہو تو اس صورت میں
 نفع و ضرر کے دونوں شریک ہیں یا نہیں اگر کسی شخص نے بقال کو پچھلے ام دے کہ میرا دیدہ
 اور اسنے بغیر تولے ہوئے دیدیا تو آیا یہ حج ہے یا نہیں حج چاہیے کہ وزن کر لین بلکہ صاع
 کر لین نہ بیع باطل ہے جس روٹی کو بغیر شمار کئے اور کباب و سالن اور چٹاؤ وغیرہ کو
 مثلاً بغیر تولے ہوئے فروخت کرین تو آیا اس قسم کی بیع صحیح ہے یا نہیں حج اگر وزن
 نہیں کیا اور مصالحہ بھی نہیں کیا تو بیع باطل ہے لیکن اگر بعد کھانیکے مصالحہ کرین تو بھی صحیح
 ہے جس اگر کسی معمار کے دو شاگرد ہوں اور وہ معمار ایک کو یا دو تو کو کسی وجہ سے
 یا اپنے ساتھ کام کرانے اور اسکی مزدوری میں سے کہ جو ایک قدم ان مثلاً دس
 شاہی ہر ایک کو دے اور باقی خود لیتے تو یہ باقی اوپر حلال ہے یا نہیں حج
 اگر شاگرداوستا کی نسبت اتیرہ ہیں تو حلال ہے ورنہ حرام ہے اور ایسا ہی حکم
 دزدی وغیرہ کا بھی ہے جس اگر کوئی شخص کسی تیرہ کو اپنے گھر لے لے اور کچھ مزدوری
 پر اسکو اپنے پاس کے خدمت کے لئے تو یا یہ خدمت یتیم کی اور یہ اجرت صحیح ہے
 یا نہیں حج اگر تیرہ کو کسی بھی یا متولی یا حاکم شرع یا دادانے اجیر کر دیا ہے
 تو صحیح ہے ورنہ باطل ہے جس اگر کسی عورت کو روٹی پکانے کے لیے لائیں اور اس
 میں مثلاً آٹا طبق میں فی الین تاکہ خمیر کرے اور پھر اسکو پندرہ دن کے مزدوری دیں اور
 لیں کہ پندرہ من تھا تو بری الذمہ ہوگا یا نہیں حج پانچ من کی اُبرت کا دھڑار ہنگا

مکرہ کفریہ کا ظاہر ہو جاوے اور وہ معاف کر دے تو البتہ بری الذمہ ہو جاوے گا
 جس اگر کوئی قرآن یا خاک شفا بمرہ لیکر یا خانہ میں چلا جاوے اور بے اختیار ہاتھ
 لگائے تو کھانا اور سکا واجب یا نہیں حج مع الامکان اس کا کھانا اور پک
 کرنا واجب فہری ہے مگر جس وقت کہ کھانا دشوار ہو یا باعث ضرر ہو تو مضائقہ نہیں ہے
 مگر صورت مجبوری میں جب تک کہ جو داہن چپہ و نکاو بان باقی ہے بواجب نہ لگنا اور
 بیت الخلاء میں محل اشکال ہے اس خاک پاک کے ظہور سے کسی مقام پر جوئے کر مذہبی
 ہو استنجا کرنا جائز ہے یا نہیں حج اگر نبی ست سے محفوظ رہے تو جائز ہے اور چاقو
 اور چھیکار لگنا خاک تربت پر جائز ہے لیکن ترک والی ہے جس اگر کوئی شخص معاذ اللہ
 رسول خدا صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم یا حضرت فاطمہؑ بر اصلوۃ اللہ علیہا کو کالی ہو تو کیا حکمت
 حج مرتد ہے اور جہت سے ممکن ہو اگرچہ بغیر اذان مجتہد قتل اور سکا جائز ہے جس کا کل
 رکھنا جائز ہے یا نہیں حج بعید نہیں ہے کہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں پر حرام ہو جس محلہ اور
 مکہ کے جلائین کیا حکم ہے حج گناہ نہیں ہے مگر تیرہ برس اگر کوئی شخص دیکھے
 کہ جو کسی کا مال ناحق چوری کر کے لئے جاتا ہے آیا منع کرنا یا حفاظت کرنا اور اس مال کا
 بچانا اور پر واجب یا نہیں حج چونکہ منکر سے نہی کرنا واجب اویض رکلی اور جزئی میں
 کوئی فرق نہیں ہے لہذا اعلیٰ الاقویٰ منع کرنا یا مالک کو خبر کر دینا واجب ہے جس امر ہی مندوبانا
 اور کثرت و احرام ہر یا نہیں حج حرام ہو مگر بقدر حاجت صلاح ہو وہ جائز ہے جس
 اگر کوئی شخص نے کسی یا مجنون سے کوئی چیز لئے تو کیا کرنا لازم ہے حج اگر اس کا ولی موجود ہے
 تو اس کو دیدے اور اگر کوئی ولی نہ ہو تو مجتہد کو دیدے کہ وہ ولی اس کا ہو اور اگر کسی تک
 نہ ہو چکا تو ضامن کی گاس اگر کوئی جاؤر تیر یا نہ یا شمشیر وغیرہ ہمارا اجاؤ و حلال ہو یا حرام

ج حلال ہوا بشرطو نکلے ساتھ کہ جنکا ذکر بعد اسکے آویگا جس جسوقت میں کوئی جانور
 غلیل یا پتھر سے مارا جاوے حلال ہو یا حرام ج حرام ہے جس جب کتاب تعلیم یافتہ کسی
 شکار کو کپڑے باوجود ان شرطوں کے اول کیر شکار کنندہ مسلم ہو دوم یہ کہ بوقت چوڑھ گھنٹے کے
 نام خدا کو ذکر کرے مثلاً کہ بسم اللہ اور شکار یہی کے قصد سے اسکو چھوئے تو وہ شکار حلال ہے
 یا حرام ج اگر شکار وحشی ہو بآثر الطند کو رہ تو حلال ہے جس جسوقت حالت منظر
 میں کسی حیوان کو سنگ یا دندان یا نئے وغیرہ سے ذبح کریں تو حلال ہیگا یا حرام ج حلال
 ہے اور یہی حکم ہے اس حیوانکا جسکو بچلے سے بغیر و قبلہ یا بے نام خدا کے ذبح کریں جس اگر
 کوئی بچہ اپنی مائے شکم میں پورا جسم چھو چکا ہو یا شاک کہ بال بھی اسکو پکے ہوئے نکل آئے
 ہوں اور مائے ذبح کرنے سے وہ بھی شکم میں مر جائے تو وہ بچہ حلال ہے یا حرام ج بنا بر
 مشہور حلال ہے جس مرغ یا پر یا ایکوتر کے سر کو جدا کر دالین تو حلال ہیگا یا حرام
 ج نجس اور حرام ہے جس صیغہ عقد منقطع کو باختصار بیان فرمائے ج عقد کی
 دو حالتیں ہیں یا فضولی ہے یا توکیلی فضولی تو یہ کہ جس عورت سے نکاح خطوبے ذرا اسکے
 وکالت کے صیغہ جاری کریں بعد اسکے اگر وہ عورت اجازت دی تو صحیح ہو ورنہ باطل
 اور عقد توکیلی یہ ہے کہ اس عورت کی طرف سے وکیل ہو کر صیغہ جاری کریں لیکن صیغہ
 متعہ فضولی سطر جسے ہو کہ اولامرد عورت کی جانب سے عربی میں کہے عقد متعہ میں دیا مینے فلان
 عورت کو اپنے ساتھ اسے طلوع آفتاب تک ایک روپیہ پر بعد اسکے فوراً مرد اپنی
 جانب لے کہ فلان عورت کو متعہ میں قبول کیا مینے اپنے واسطے اسوقت سے طلوع
 آفتاب تک ایک روپیہ میں بعد اسکے مرد عورت کی جانب سے عربی میں کہے انکھشتا
 وَزَوَّجْتُهَا اِيَّامِي فِي الْمَدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ بعد اسکے فوراً مرد اپنی جانب سے

کے قبلت کی پس کافی ہو جائیگا بشرطہ اول۔ لیکن صیغہ عقد متعہ تو کیل پہلے ہے
 کہ اولاً متعہ عورت کی جانب سے کیل ہو کر کے کہ اس عورت کو جسے مجھ کو کیل کیا جو عقد متعہ میں
 دیا اور شخص نے جسے مجھ کو کیل کیا ہے اس وقت سے طلوع آفتاب تک ایک وہی رہے
 مثلاً پس فوراً کیل م د کا کہے کہ قبول کیا میں نے تیری موکلہ کو واسطے اپنے کیل کنندہ کا
 م کے لئے ایک وہی رہے مثلاً بعد اسکے کیل عورت کا عربی میں کہ زوجت موکلہ
 موطائی فی المدة المعلومۃ علی البیعة المعلومۃ بعد اسکے کیل م د کا فوراً کہے قبلت موطائی کافی
 ہو جائیگا اگرچہ کسی بہت سے م د نہ چاہا یا اجاب قبول دونوں کو خود پڑے تو کیل عورت کا
 ہو کر کے اس عورت کیل کنندہ اپنے کو متعہ میں یا اپنے ایک روز کے واسطے اپنے لئے سو قے
 طلوع آفتاب تک ایک وہی رہے مثلاً بعد اسکے فوراً اپنی جانب سے کہ اس عورت کو اپنے
 واسطے قبول کیا میں نے ایک سو قے طلوع آفتاب تک ایک وہی رہے مثلاً بعد اسکے
 عربی میں کہ انکھت و زوجت موطائی یا می فی المدة المعلومۃ علی البیعة المعلومۃ بعد اسکے
 مرد فوراً اپنی جانب سے کہ قبلت کی کافی ہو جائیگا بشرطہ اس نکاح منقطع کے شرائط کو
 بیان فرمے مختصر ارج بار و شرطین میں اول یہ کہ صیغہ عربی میں یہ لفظ صحیح واقع ہو سکے
 عربی غیر صحیح کافی نہیں ہے اور بشرطہ کافی نہیں ہے صیغہ بہ لفظ فارسی جاری کرنا
 یا امکان عربی دوسرے اجاب قبول دونوں جانب سے صیغہ ماضی میں واقع ہو لینے
 اجاب میں۔ انکھت یا زوجت یا مشقت کے الخ یا زوج یا متعہ نہ کہے قبول
 میں لفظ قبلت کہے اقبل نہ کہے میرے ترک کرنا وقف باحرکت اور وصل السکو کا
 حروف صیغہ ان کے مخارج سے اس طرح نکالنا کہ سنے والا فرق کرے عین کو الف سے
 اوضین کو قاف سے اور ہے ہوز کو حاء طلی سے اور صاد کو سین سے مثلاً چوتھے

طرف کا نہیں ہونا خواہ قبل جاری کرنے صیغہ کے جیسا کہ عقد تو کیل میں ہے یا بعد جاری کرنے صیغہ کے او قبل مباشرت کے جیسا کہ عقد فصولی میں ہے یا پھر میں ایجاب کا قول پر مقدم ہو گیا یعنی پہلے ایجاب واقع کرے بعد اس کے قبول چھٹے قبول فوراً اور اگر کہے یعنی وہ ایجاب اور قبول کے کلام مناجی کا فاصد نہ کرے مگر سائنس لینا یا لکھنا سنایا مثل کلمہ ہند کہ سنایا سا تو میں معلوم ہونا مقدار مد کا اور قدر مہر کا معلوم کرنا بھلی جو طے آئیں غور کیا کسی غیر کے عقد میں ہونا نہ تین یہ کہ غور کیا حرام میں جو ایک عمل ہے اعمال حج سے ہونا و توشن غور کیا مرد پر سبب یا رصل کے حرام ہو جانا گیا چھٹے صیغہ ہا بار اولہ النساء واقع کرنا یعنی مقصود جاری کرنا پالے کا یہ ہو کہ لفظ نکحت یا زہمت یا تمتع سے نہیں لیتا مطلق صیغہ میں اس غور کیا حلال کرتا ہوں نہ یہ کہ زمان گذشتہ کی خبر دیتا ہوں یا نہ حلال کروں گا یا توشن یہ کہ عورت کسی غیر کے عہد میں نہ ہو اور اگر مستعد رہت باقی ہو تو وہ ابرا کرے یعنی غرض میں ہے ابرا نہ متکبر میں حقیقی یعنی باقی ماند مدت کو تہ ہشدر ایجاب کے عورت پینتالیس روز کی مدت عہد رکھے بشرطیکہ عورت زانیہ نہ ہو اور اگر زانیہ ہو تو عہد نہ چھوے البتہ اگر وہ عہد کرنا نہ تہ معلوم ہو جائے کہ عمل ہے یا نہیں لیکن صیغہ حرمی کا پس مثل صیغہ تمتع کے جو متبع شرط میں اس واسطے کہ صیغہ نکاح داخلی میں لازم ہو کہ ذکر کیا ترک کرے بخلاف تمتع کے جس سے طلاق منکوحہ دائیہ کا اور بعد منقطع یعنی تمتع بہا کا اور عہد و فوات نفقہ کا بیان فرمائے حج طلاق کا عہد تین طہر ہے اگر اس کو حیض آتا ہو اور اگر حیض نہ آتا ہو توشن سیدہ ہے اور اگر تین میں اور غور تو کئے ہو جنکو حیض آتا ہے اور اس کو حیض نہ آتا ہو تو چاہئے کہ شوہر تین سیدہ مقاربت نہ کرے اور بعد اس کے اس کو طلاق دے بعد اس کے پھر تین سیدہ عہد منقطع اور

عند قطعہ کا اگر اسکو حیض آئے تو دوحیض ہے والا ینتالیس و بیسے اور عدد وفات کا
 دائرہ منقطعہ و نوین چار بیسے دس و بیس بشرطیکہ عمل نہ ہو اور اگر عمل ہو تو بعد الاجلیس ہے
 یعنی اگر زمانہ حمل کا زیادہ ہے زمانہ عدد سے تو وضع حمل کو عدد قرار دے اور اگر زمانہ وضع
 حمل کم ہے زمانہ مذکورہ سے تو زمانہ مذکورہ کو عدد قرار دے **فصل** جناب امام رضا
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی سے جو شخص لواط کرے یا خداوند عالم قیامت کے روز
 گردن کی جانب سے لٹکانیگا جب تک خدا حساب خدائی سے فراغ ہو بعد اسکے ہر طبقہ میں طبقات
 جہنم سے اسکو مہذب کرے یا مہذب کرے آخری طبقہ میں پہنچے مگر یہ کہ توبہ کرے اور جامع
 الانبیاء میں درج ہو اگر کوئی شخص دس یا تین سو یا ایک سو یا ایک سو دس توبہ نہ کرے یا نہ کرے
 خانہ کعبہ میں ستر مرتبہ زنا کرے یا ستر بار زنا کرے تو خداوند عالم اسے ہر چہ
 تین سال میں تین مرتبہ قتل کرے یا تین مرتبہ قتل کرے یا تین مرتبہ قتل کرے یا تین مرتبہ قتل کرے
 ستر مرتبہ قتل کرے اور ستر مرتبہ قتل کرے اور ستر عورت بالکرت زنا کرے وہ نزدیک ہے
 ہوگا کہ ستر خدا سے بہت اوس شخص کے جو خدا ناکو تبرک کرے اور جامع الانبیاء میں
 ہر مرتبہ کہ جو شخص تارک الصلوٰۃ کی اعانت کرے ایک لقمہ یا ایک لباس کے ساتھ تو گویا
 کہ اس نے ستر پیغمبر و نلو قتل کیا کہ اول او نہیں حضرت آدم علیہ السلام اور آخر او نہیں
 جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہین و صحابہ میں جناب سہل خدا سے منقول ہے
 کہ اگر سامنے تارک الصلوٰۃ کے کوئی شخص تسمیہ کرے تو گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کو خرابا
 اور ستر مرتبہ قتل کیا اور پھر فرماتے ہیں کہ ایک جام آب کے ساتھ کوئی اعانت کرے
 تارک الصلوٰۃ کی تو گویا اس نے میرے ساتھ اور تمام پیغمبروں کے ساتھ جنگ کی اور جو شخص
 نماز کا استغاثہ کرے تو اسکو ہر روز قیامت میری شفاعت نصیب ہوگی اور وہ جو من

کو شکر تک بھی نہ پہنچا اور حدیث میں ارہو کہ قیامت کے روز نایک مجھو جسکا سر آسمان مغنم
 پر اور منہ اسکا مغرب کے مشرق تک ہوگا جہنم سے باہر کئے گا اور پھر فر تو نکوڈھو نہ ہے گا
 سارک انصلوۃ اور مانع زکوۃ اور شراب خوار اور تصویر بنائو الا اور دو لوگ مال دنیا کا مستان
 مسجد میں کہتے ہیں اور جناب سوخذ سے منقول ہے کہ جو شخص ناکرے زن مسلمان یا یہودی
 یا نصرانی یا گھر کے ساتھ خواہ وہ عورت کینر ہو یا آزاد اور پھر قبل تو بہ مرحلے تو خداوند عالم
 اسکی قبر میں تین سو دروازے جہنم کے کھول دینگا کہ اس طرف سے پھلو و سانپا و رازدے آئینگے
 اور قیامت تک اسکو خداوند عالم آگ میں جلا نینگا اور جب تیسے جوت ہوگا تو لوگ
 اسکی بدبو سے متاذی ہونگے اور ہر شخص اس عمل قبیح سے اسکو پہچان لے گا اور اپنے لئے کنگا
 یہاں تک کہ جہنم میں بجا اور جناب سوخذ سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی
 اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوذر اگر کوئی شخص ایک ساعت اس مجلس میں حسین تذکرہ علمی ہوتا
 ہو بیٹھ تو خداوند عالم کو بار ختم قرآن و ہزار عباد اور ہزار شب کہ ہر ایک میں دینچس
 ہزار رکعت نماز پڑھے ہو اور ایک سال کی عبادت کہ حسین تذکرہ روز رکھا ہو اور شب
 بیداری کی ہو محبوب تر ہے جس جیغ و نفاکس استفاضہ کے احکام بیان فرمائے
 حج اکثر اوقات میں خون حیض سیاہ اور گرم ہوتا ہے اور تہندی او بیہوشی سے خارج
 ہوتا ہے اور بعض اوقات ان علامات مذکورہ کے خلاف بھی خون حیض آتا ہے.....
 اگر کسی عورت کو دو مہینہ تک پہلی سے پانچویں تک مثلاً خون آتو وہ صاحب سادۃ
 عدویہ و وقتیہ ہوگی اور اگر ایک مرتبہ یکم سے پانچ روز تک اور دوسری مرتبہ سات روز تک
 مثلاً آیا یہ عورت صاحب طاعت و قتیہ ہوگی اور اگر ایک ماہ میں پانچ روز شروع ہوں
 دوسری مرتبہ پانچ روز آخر میں آئے تو یہ فقط صاحب طاعت عدلیہ پس جبکہ حادث مقرر ہوئی

اور پھر پہلی عادت کے برخلاف دوسری عادت قرار پاگئی تو بعد والی عادت منبرہ ہو گئی
 جسوقت شک ہو کہ خون اس سے خارج ہوا ہے یا نہیں کیا کرے ج
 حکم عدم خروج کا کرے جسوقت عورت سے ایسی چیز خارج ہو کہ شک ہو کہ
 خون ہے یا نہیں کیا حکم ہے ج جب تک علم ہو کہ منی ہے یا بول پاک ہے اسکو کچھ نہ ایک
 لازم نہیں اس عورت جسوقت اپنے کپڑے میں خون دیکھ کر نہ جانے کہ رحم سے آیا ہو
 یا اور جگہ سے کیا حکم ہے ج وہ خون نجس ہے مگر غسل اور پیرہ واجب نہیں ہے اگر
 خون مشابہ نغاس کے آئے مثلاً لونی شے خارج ہو اور شک ہے کہ وہ انسان یا مہند
 انسان یا غیر انسان پس کیا حکم ہے ج اگر شرائط حیض متحقق ہو جائیں تو حکم حیض ٹالیا
 جائیگا خصوصاً جب یا م عادت میں ایسا واقع ہو مسئلہ نو سال کے قبل جو خون آئے
 وہ حیض نہیں ہے مگر شہ خواہ سے جو خون خارج ہو وہ قطعاً استحاضہ نہیں ہے
 مسئلہ اگر بلوغ میں شک ہو اور خون بھفت حیض آئے اور شرائط بھی موجود ہوں
 وہ خون حیض ہے اور یہ علامت سبق جو رخ کی ہے اور اگر ایسا نہ ہو نہیں شک
 ہے تو دوسرے بود شرائط اسکا خون بھی نہیں ہوگا مسئلہ اگر خون شنبہ خارج ہو تو پھر
 آئندہ اگر ہوگا اتقان کرے اور اگر راستی نہ مانے تو جو حال سابق کا تھا وہ پر عمل کرے
 خواہ حیض ہو یا نہ ہو ج خون نہ آتا تھا اور اگر حال سابق بھی معلوم نہ ہو تو یہ ریت اعتدالی
 بہت ہے اس طرح نہ حائض پر ترک کرنا جسکو واجب ہے یہ بھی ترک کرے اور حیض نہ آئے عمل کرے اور
 اگر تشبیہی قادی ہے اور عمدہ اپنے تشبیہ کے غار پر ہے تو وہ نماز باطل ہے اگرچہ بعد کو اسکا
 علم ہو جائے کہ خون حیض تھا مگر بان جبکہ کن تھان نسیان اور غفلت کے سبب ہو کہ اس
 حدوتین جب معلوم ہو جائے کہ خون حیض تھا تو وہ روزہ و نماز صحیح ہوگا مسئلہ خون حیض

جو تین روزے درپے آئے یعنی جس وقت دس روز مانہ میں دینی رکے اور لحظہ بہرے بعد بکالے
تو خون آلودہ برآمد ہو اگرچہ خون ماہر نہ آیا ہو اور اگر دینی پاک نکلو تو خون حیض نہیں ہے اور اگر متصل ہو
و احتیاط یہ ہے کہ عمل استحاضہ بھی کرے اور جو حائض پر ترک کرنا واجب ہے وہ بھی ترک کرے
مسئلہ شب اول و شب چہارم تین روز سے خارج ہے تو اس طرح شب یا روز ہم دس روز سے
خارج ہے مسئلہ خون حیض تین روز سے کم اور دس روز سے زیادہ نہیں ہوتا اور خون
نفاس ایک لحظہ تک بھی ہوتا ہے مگر زیادہ دس روز سے نہیں ہوتا اور استحاضہ کے لئے
قلت و کثرت کی مقدار نہیں اس عورت دس روز کے درمیان میں متفرق طور پر تین دن خون
دیکھے تو کیا حکم ہے حج حیض نہیں ہے مگر احتیاط کرے جیسا کہ پہلے مذکور ہو اس عورت سے
ظہر کے وقت سے مثلاً خون نہ لکھا تو آیا ثبوت حیض کے لئے کافی ہوگا روز چہارم کو وقت ظہر تک
حج غلی الاقویٰ کافی ہوگا لیکن اگر طاعن احتیاط ہے مسئلہ جب عورت تین روزے پہلے
خون دیکھے اور قبل دس روز کے منقطع ہو جائے اور دسویں روز چہرے دیکھے تو اصل حیض ہوگا
اگرچہ ایام پاک میں جو درمیان میں گزرے ہیں احتیاط یہ ہے کہ جمع کرے درمیان تروت
و عمل استحاضہ کے مسئلہ جس وقت عورت تین روز متصل خون دیکھے بعد اس قطع ہو جائے
پھر دسویں روز گیارہویں روز خون دیکھے تو دوسری مرتبہ کا خون استحاضہ ہے مگر جبکہ
اوہی عادت دس روز کی ہو یا اوہی غنیا و صاف حیض پائے جائیں وہ حکم علی دس
عورت کا یہ ہو کہ اوہ صاف کی طرف رجوع کرے پس ایسی صورتیں دسواں روز حیض میں
مصوب ہوگا اور بعد اس کے استحاضہ ہے مسئلہ جس وقت دو خون کے درمیان میں دس روز کا
فاصلہ ہو اور پہلی مرتبہ کا خون محکوم حیض تھا تو دوسری کو بھی حیض قرار دے مسئلہ صاحب
عادت و تہیہ بچہ خون نہ دیکھنے کے زمانہ حاد میں عبادت ترک کر دے گی اگرچہ وہ خون

بعضت حیض نہو یا کم و زیادہ روز قبل عادت کے آیا ہو مگر ان جب یقین ہو جائے کہ حیض
 نہیں ہے اور صفات حیض بھی نہ پائے جائیں تو اس وقت یہ حکم نہو کا س اقل و اکثر ایام
 حیض و نفاس استحضار بیان فرما شو ج ایام حیض کم سے کم تین روز اور اکثر دس روز
 میں یعنی حیض تین روز سے کم نہیں آتا اور دس روز سے زیادہ نہیں یعنی خون حیض تین
 دن تک نہ رہے اور نہ چھ روز تک متصل رہتا ہے کہ عورت جو وقت روئی رکھے اور بعد ایک
 لحظہ کے چمکالے تو خون او دو پائے اگرچہ خون مخرج کے باہر نہ آئے اور اگر خون آلودہ
 نہ پائے تو حیض نہیں ہے اور حکم نیز متصل کا پہلے مذکور ہوا کہ احتیاط کرے لکن نفاس ایک
 لمحہ ہی ہوتا ہے مگر دس روز سے زیادہ نہیں ہوتا اور استحضار کے لئے مقدار کم و زیادہ کی
 نہیں ہے اس عورت حائض کے قبل میں وطی کرنا حرام ہے یا نہیں ج اگر حائض ہو نیکیا
 علم ہے تو حرام ہے بلکہ وہ نہ سکے فاسق ہو جائیگا باعث بلکہ اسکا طلاق سمجھنا بہر شہور
 موجب کفر ہے اور نہ حائض کی دہر میں وطی کا جواز مشکل ہے اور حیثیت ابھو کا س
 عورت حائض کے قبل میں وطی کر نیکیا کفارہ مرد پر واجب ہے یا عورت پر اور مقدار کفارہ
 اس وطی کے بیان فرما شو ج کفارہ مرد پر واجب ہے عورت پر لکن حائض کے قبل میں وطی کر نیکیا
 کفارہ بشرطیکہ عورت آزاد ہو مرد پر لازم ہے کہ اول حیض میں اگر وطی کی ہو تو اٹھارہ
 چنے کی مقدار برابر سونو لوہ اور اگر دوسیاں حیض میں وطی کی ہے تو نہ چنے کی مقدار برابر سونو
 اور اگر آخر حیض میں وطی کی ہے تو ساٹھ چنے کی مقدار برابر سکہ و اسونادے اور چاہے
 کہ کفارہ فہم کر لے اور اگر قیمت سونپی دیدے جب بھی علی الاقوی کافی ہو گا اور اگر حائض ہو تو
 کینہہ تین درگندم یا جو سکین کو دینا چاہئے خواہ اول حیض میں وطی واقع ہو یا دوسیاں
 یا آخر میں جس جو شخص کفارہ دینے سے عاجز ہو اسکو کیا کرنا چاہئے ج جسقدر ممکن ہو

دیکھو اور باقی کیلئے انتظار کرے اور بہت یہ ہے کہ جب کفارہ سے عاجز ہو تو بہ کرے
 مگر تو بہ کفارہ کو بنا براہ وسطا قطنین کرتی ہے جب عورت حیف سے پاک ہو جائے
 تو قبل غسل اس سے طہی کرنا جائز ہے یا نہیں جہاں جانی ہے مگر مکر وہ ہے اور اگر
 فرج کو اپنی دھونے تو کراہت کم ہو جائیگی عورت کا قول بہ باب ثبوت حیف
 یا پاک ہونے کا قول ہو گا یا نہیں جہاں قابل قبول ہے پس نفاس کی کیفیت
 بیان فرمائی جہاں عورت کو ولادت کے وقت جو خون آئے وہ خون نفاس ہے خواہ کثرت سے
 پیدا ہونے کے ساتھ ہی خون آئے خواہ بعد اس کے آئے خواہ اس وقت بشرطیکہ دس دن سے
 کم میں ہو اس لئے کہ اگر دس روز ولادت سے نہ نیچے بعد آئے تو وہ خون نفاس نہیں ہے
 اس امر میں کوئی فرق نہیں ہے کہ پورا الزکاید ہو یا ناقص یہ مثلاً سقہ طحل ہوم چند
 مضغہ بلکہ علقہ ہے ہوم جالتین خون نفاس سمجھا جائیگا بشرطیکہ اس کا علم ہو جائے کہ یہ
 مبداء انسان تھا وہ سیدہ حنفیہ ولادت جہت ہے اگرچہ بقدر ایک خط ہو اور
 نفاس کیلئے کمی میں کوئی مقدار نہیں ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار اس عورت کے جسم کی
 عادت مستقر ہو دس زمین خواہ دسویں وز خون موقوف ہو جائے آتا ہے اور صاحب
 عادت مستقر وہ اپنی عادت پر نفاس قرار دیتی اور اگر دس دن سے کم میں خون منقطع ہو جائے
 تو اس قدر نفاس قرار دیا جائیگا اور سیدہ حنفیہ دسویں وز موقوف ہو جائے تو تمام ہوموں کا
 نفاس قرار دیا جائیگا اس خون جب وقت دس روز سے نیا نہ آتا رہے تو اس کی حکمت
 جہاں اگر صاحب عادت ہے تو اپنی عادت تک نفاس قرار دے بلکہ باقی دس روز تک
 نفاس قرار دینا احوط ہے اگرچہ جب نہیں ہے اور بعد دس روز کے استحاضہ ہو اور دھوریکہ
 دس دن سے زیادہ آئے تو انکار روز تک جمع کرنا اولیٰ ہو اور یہ جو بیان کیا گیا کہ

اپنی عادت بہ نفا قس ایسے یا دس و زفاس قس ایسے یہ اس وقت میں ہر کہ اوس
 حادث یا دس۔ وز کے اول میں جمی خون لے اور آخر میں جمی یا کافی مت نہ نوین
 آتا ہے لکن جبکہ فقط اول میں یا فقط آخر میں یا فقط وسط میں خون لے تو ہر وقت میں ہر
 خون دیکھنے کے نفا قس ایسے یا دس ہر نفا قس کی کیفیت بیان فرما سح استحضار میں
 طرح ہر قلیلہ و متوسطہ کثیرہ قلیلہ اوسکا کثرت میں کہ جو کہ یا دس کے عورت نے عامہ خون میں
 لکھی یا دس میں خون پہونچے مگر اوسکے اندر نفوذ مگرے اور متوسطہ ہر کہ خون اوس کا
 روئی یا کپڑے کے اندر نفوذ نہ جات مگر یہ سقد کہ روئی کے باہر نکلائے اور کثیرہ وہ ہے
 کہ اسکا خون دس میں نفوذ کر کے باہر نکلائے اور قلیلہ میں یہ نماز واجب کے لئے نفوذ نہیں
 بلکہ ہر سنتی کیلئے بھی وضو کرنا چاہئے اور متوسطہ قبل نماز صبح کے ایک غسل کر لی بعدہ
 ہر نماز کیلئے وضو کیا کر لی اور وجوب غسل میں یہ شرط ہے کہ قبل نماز صبح کے تمام رتیم خون
 نفوذ کر لیا ہو پس اگر بعد نماز صبح ایسا ہو تو اسکا حکم قلیلہ ہو گا یعنی اوس و غسل واجب ہو گا
 بلکہ ہر نماز کیلئے وضو کیا کر لی مگر یا نماز صبح کے قبل خون دیکھا ہو اوسکے لئے غسل کرنا ہوتا ہے
 خالی نہیں ہے وضو نہ ہو سہ دلی نماز صبح کیلئے بلکہ اگر یہی نماز صبح گزشتہ فوت ہو گئی ہو اور
 اوسکی قضا کرنی چاہت تو جمی ہی حکم ہے اور نماز سنتی کیلئے ہر نماز میں وضو شرط ہے اور
 کثیرہ میں میں غسل واجب نہیں ایک غسل نماز صبح کیلئے اگر نماز شب نہیں پڑھتی ہے اور اگر
 پڑھتی ہے تو پابندی کہ قبل نماز شب غسل کرے اور اوسی غسل سے نماز شب اور فرضہ و کبریٰ
 جسطرح وہ غسل نافذ کیلئے کیا جاتا ہے کل نوافل کیلئے کافی ہوتا ہے اور ایک غسل
 قبل نماز ظہر و عصر واجب یعنی دو نو تکو جمع کرے اور ایک غسل قبل نماز مغرب و عشاء واجب
 اس طرح کہ دو نو تکو جمع کرے اور اگر ہر نماز کیلئے علیحدہ علیحدہ غسل کرے تو بھی جائز ہر اور

یعنی سمجھنا چاہئے کہ یہ سب غسل حیا کے لئے نہیں غسل کرے وضو سا قط نہیں ہو جاتا بلکہ وضو علاوہ غسل کے ہر نماز کیلئے علحدہ و ملحدہ واجب ہے اگر بعد غسل کرے اور قبل نماز پڑھنے کے خون استحاضہ ظاہر اور باطن سے قطع ہو تو کیا کرے ج رفع استحاضہ کے لئے پھر غسل کرے لیکن اگر مستحاضہ کثیرہ و کمال نماز کے قبل خون منقطع ہو جائے اور بعد اسکے پھر آنے تو شب روز میں پانچ غسل واجب جائیں گے جس میں سے ایک غسل استحاضہ میں اگر حدث اصغر واقع ہو تو کیا کرے ج غسل اسکا صحیح ہے مگر غسل کا اعادة کرنا بھی احتیاط ہے مگر چاہیے کہ نماز کیلئے وضو بجا لے اور اگر حدث البر اثنائے غسل میں واقع ہو تو اگر یہ حدث جدید مثل اس حدث ہے جسکے لئے غسل کرتے تو غسل کا اعادة کرے مگر چیکو غیر استحاضہ میں جیسے اور اگر مثلاً جس حدث کیلئے غسل کرتے اسکا غیر تہیزہ ہو تو چاہئے کہ غسل کو تمام کرے بعد اسکے پھر حدث جدید کیلئے غسل نہ کرے جس جب نہ مستحاضہ غسل وضو سے فایع ہو جائے تو بیچ اور سے مقاببت کر سکتا ہے ج اگر عورت خون کو بنا بر احتیاط وضو کرے تب اسکو مقاببت اق ہوگی تو کوئی ضرر نہ ہوگا

ذکر گناہان کبیرہ کا

گو ای کا چپنا اس طرح کہ کسی امر کا کواہ ہے مگر بوقت شہادت ایما کر جائے امام جعفر صلوٰۃ اسکو گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے دو شریعتیں علم دین کا پوشیدہ کرنا اور جان بونکی تعلیم نہ کرنا بلکہ بالخصوص بعض لوگوں پر غافلوئی تنبیہ و جان بونکی ہدایت کی راہ و علم دین کی تعلیم واجب ہے نیز ایمان کا ترک کرنا کیونکہ ایمان اشرف عبادات اور اقرب قربات ہے اور کوئی عبادت مثلاً ایمان کے موجب شرف اور باعث حصول قرب خداوند عالم نہیں ہے اور ایمان کے شرف کیلئے سیدہ رکافی ہے کہ اگر تمامی عمہ گناہ میں سب سے بڑی ہو

تو بھی بھر دیا جان لایکے بخشید جا تا ہے چوتھے گمراہ ہو جاتا یعنی قہر سے یا بہت امور دین
 جو دلیل قطعی و یقینی سے ثابت ہیں و نکلے خلاف اعتقاد کرنا یا پکڑتے اصرار یعنی برخلاف
 راد حق کے لوگوں کو راہ بتانا اور اسکی ضد ہدایت کے جو انبیاء و اوصیاء و علمائے شائیں و اہل
 چنے فتنہ و فساد کو گمراہ بنانا پیدا کرنا جسکو خداوند عالم نے ناحق قتل کرنے سے ہد ترشہ فرمایا ہے
 اور بسا اوقات فتنہ باعث خونریزی و غارت و خرابی ہو ا کرتا ہے سا تو قرآن میں قتال نا حرام
 میں کہ وہ نہ جیت نہ یقعدہ و ذی الحجہ و محرم الحرام ہے چنانچہ خداوند عالم نے سورہ بقرہ میں
 شخص کی نسبت حکم کفر ارشاد فرمایا ہے انھوں نے خداوند عالم کے عذاب سے بے پروا رہنا
 اگر مقلد و صاحب علم و ورع و زائد ہونا چاہتے کہ عذاب خدا سے ہر وقت ڈرتا رہو تو
 خداوند عالم کی ترستے امید ہونا اگرچہ قسم قسم کے گناہوں میں اور معصیتوں میں مبتلا ہو چنانچہ
 خداوند عالم فرماتا ہے لا تقنطون حمۃ اللہ دسویں خدا و رسول اللہ معصومین علیہم السلام
 کے حکم فعل پر اعتراض کرنا اور بحث کرنا گالیاں دھون جو لوگ تردد میں پڑے ہیں بغیر دین کے
 باریکین جو لوگ تردد میں و نکلے راہ بند کر دینا چنانچہ خداوند عالم نے اسکو خدا و رسول سے محابہ
 اور مقابلہ قرار دیا ہے اور اسکی نمراد بنامین سولی دینا یا قتل کرنا یا بے چارے دست بستہ
 قطع کرنا اور شہر سے نکلوا دینا قرار پایا ہے باریکین کافرون اور مشرکوں و اہل بدعت سے
 دوستی رکھنا اور اسکی مذمت کے لئے یہ قول خداوند عالم کا کافی ہے کہ فرمایا ہو من یتولم
 منکم فایہنم بلکہ تبصر اخبار و احادیث انکے ساتھ مطلقاً نشست برخاست حرام ہے
 یہ مقلدین احکام الہی کے سیکھنے اور یاد رکھنے سے تکر کرنا اور اسکی مذمت کے لئے کافی ہے کہ
 اسی سے بے اہلیس ملعون ہو گیا جو دہشتیں ایسے مقام میں رہنا کہ جہاں اپنے دین کو محفوظ
 نہیں کر سکتا یعنی احکام واجبہ پر عمل کر سکتا ہو اور ترک محرمات کر سکتا ہو اور نہ مسائل

کر سکتا ہے چنانچہ اسکے باب میں خداوند عالم فرماتا ہے اِنْ اُخِصَّ وَاسِعَةٌ فَاِيَّامِي فَاَعْبُدُونِ
 پند چوین جسکے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حسد ایمان اور حسن کو ہٹا
 کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے اور حکما کہتے ہیں کہ بدترین قبائح و عیوب اور بعض
 انبیاء میں آرد ہو اور کھینک و سکواہنی زہلنے ظالم فکر کا بخش یا جا یا سکھو تو یوں عین
 سبیل بند ہر یمنے ایمان اور فعل و افعال و ترک و محبت مکروہات سے منع کرنا ستر تہین
 حج کا ترک کرنا اور خداوند عالم نے تارک حج کو کافر شمار فرمایا اور جناب امام جعفر صادق
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ شخص ین یہودی یا نصرانی میں مچکا تھا وادائے تمام عہدین
 حج ترک کیا یا جب واجب ہو جب ترک کیا اٹھارہ وین نبی یا اللہ منسوب علیہ السلام کے
 ہم ایہ میں کفار سے جہاد کرنا یا جہاد سے فرار کرنا اور یہ کبر و استکبار و مسکارت و غیرت
 احکام الہی پر یا عمل پر احکام نہ کوہ کے یا مائل احکام پر استہ و ستور و زنا الزب و فعل
 مستحب و محض تحت الحکم فیہ و کے میں تین عزبان و سرنا و بچہ و تار و پٹک و غیرہ جانا چنانچہ
 حدیث میں آرد ہے کہ انکا حکم تو ان کے اوقات کر دینے میں شامل تھا کہ ہر اور حدیث میں
 واد ہر کوئی اور تیس کیسے یا آلات قاتلہ میں شریع و غیرہ کے چالیس واپنے کہ میں
 کے کا تو مستوجب غضب تھی کا ہو یا میکا اور اس و دیا نہیں بنیر تو جسکے ہوئے
 اگر دیکھا تو قاسق و قارہ ہوا الہ سلوین کفران نعمت خدا کرنا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے
 اَلَمْ نَعْمَدْ لَکُمَا شُکْرًا وَاِذْ رَوَّیْکُمَا وَاِذْ یُکَلِّمُکُمَا وَاِذْ یُخَوِّدُکُمَا وَاِذْ یُخَوِّدُکُمَا وَاِذْ یُخَوِّدُکُمَا
 تو براغضب بہت شدید یہ پوچھتے تین ہر قسم کے نشہ کی چیز و نکاح یا چنانچہ جناب امام محمد باقر
 فرماتے ہیں کہ شہ کا پینا اگر گھبراہٹ اور پینے الیک و ناہ چوری و قتل نفس اور شراب پینا
 سب میں مبتلا کرو تا بڑھتی توین نقص عمدہ برائی میں چیز کو اپنا اور پر سببستہ فائدہ

یا عہد یا قسم کو بکریسے اس کے خلاف کرنا بھی گناہ کیسے اور بعضوں نے خلاف وعدہ کو
 بھی گناہان کبیر سے شمار کیا ہے جو تیسویں ظالموں کی امانت کو لے کر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 فرماتے ہیں کہ جب وقیامت ہوگا تو ایک سناوی مذاکرہ کیا کہ تم کھانا اور کپڑے دو سدا اور وہ
 لوگ جنہوں نے ظالموں کی دواست میں سوئے ڈالا یا اپنے قلم سے ایک کی مڈکی بھر کہان
 میں ان سب کا ٹھیکہ کے شامل کر دھیں تیسویں مان وریا کی نافرمانی کرنا اور ان کے حقوق کو
 ترک کرنا اور یہ بھی ساتھ گناہان کبیرہ منسلک ہے چنانچہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
 فرماتے ہیں کہ جس وقت کوئی اپنے والدین کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھ کر ارجحہ الدین
 اور سزا دیا ہو تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر ظلم وغیرہ کچھ نہ کیا ہے تو بدرجہ اولیٰ اور بیچارہ
 نماز وغیرہ قبول نہ فرمائے گا تیسویں کسی مسلمان کو قتل کرنا حدیث میں وارد ہے کہ قاتل ہر گز
 جہنم میں نہ جائے گا اور وحی قدیم میں ہے کہ مقتول جس طرح دنیا میں قتل کیا گیا ہو نہ قاتل
 آخرت میں جہنم میں سوئے گا یہ حدیث میں ہے کہ قاتل کرنا ستا تیسویں مومنین کے ساتھ جنگ و مقابلہ کرنا و ہزیمت
 جناب امام علی باقر علیہ السلام یہ کفر ہے اور جناب امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی مومنین
 ڈرانے کیلئے کوئی شجرہ کہنے کو گویا دے خدا اور رسول کے ساتھ جنگ کی انہما تیسویں کسی
 مومنین کو ذیت پر ہونے والا اخبار و احادیث معلوم ہوتا ہے کہ یہ جہنم کی جنگ خدا کے ساتھ اور
 ایذا ستہ زیادہ سخت ہوگی گناہ اور اس کا عظم والا ہو گا اور اگر وہ سکوا رہے یا ختم ہو جائے
 تو گناہ اور بھی زیادہ شدید ہے اوتیسویں مظلوم کی اعانت ترک کرنا جناب امام جعفر صادق
 علیہ السلام نے اسکا گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے اور شیخ صدوق علیہ رحمۃ وایت
 فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی مومن کی اعانت کو باوجود امکان ترک نہیں کرتا بلکہ یہ کہ خدا عظیم
 آخرت میں اسکو ایسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے تیسویں امر اور نفی ہر مومن زیادہ صرف کرنا

خواہ وہ کام شایستہ ہو یا غیر شایستہ جسکو تہذیب کہتے ہیں معصوم علیہ السلام دو دو ٹوک کیا ہیں
 شمار فرمایا اکتیسویں کمالت یعنی کاہنی کرنا حدیث میں ارہ ہے کہ کاہن شل ساجو کے ہر
 اور حدیث میں ارہ ہے کہ جو کوئی خود کمالت کرے یا کوئی دوسرا اس کے لئے کرے ہر حالت میں
 دین محمدی سے خارج ہو جائیگا بیسیویں سحر کرنا بروایت جناب سولہ اصلے اللہ علیہ وآلہ
 یہ بھی جفت گناہان کبیرہ مملکت سے ہر سکی حدیث میں قتل کرنا ہے اور جناب امام جعفر صادق
 فرماتے ہیں کہ ساجو شل ہا فر کے ہر بیسیویں جھوٹی گواہی دینا جناب امام جعفر صادق
 فرماتے ہیں کہ جھوٹا گواہی دینا پنی جگہ سے نہیں اور شاکر جہنم اور یہ لازم ہوتا ہے
 چوتیسویں غیر کافر مشرک کے پاس اپنا تفسیہ فیصل کرنا اور جو کچھ اسے مال طلاق الیہ پناہ
 ہو کر بہت چھاپا خداوند مال سورہ انس میں ان لوگوں کو فسادات دگر اپنی کے لفظ سے فرمایا
 بیسیویں امانت دین خیانت کرنا جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تین چیزیں
 قبول نہیں ہوتا دے امانت اور دے عداوتی والدین کے ساتھ چہرہ و حضرت
 اور جناب ضاعلیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیانت کرنا بلا عیب کرنا بھی امانت کا گناہان کبیرہ ہے
 چوتیسویں دینے کی وقت پرانہ زمین کمی کرنا یعنی کہ تو اتنا اور اپنے لئے کی وقت زیادتی کرنا اور
 یہ حکم پرانہ کیلئے نہیں ہے کرنا پناہ غیر بھی زمین داخل ہو جائیگا اور اس کے مذمت کرنا بھی
 ہے کہ قوم غیب اسی سبب ہلاک ہوئے بیسیویں کبیر کرنا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
 منقول ہے کہ جہنم میں ایک آدمی ہر کہ سبکو ستر کہتے ہیں وہ خاص متکبروں کے لئے ہے
 اور جناب سولہ اصلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زمین پر جو شخص کبر سے جلتا ہو اور پھر
 آسمان زمین اذیت کہتے ہیں بیسیویں رہا ہی لینے آدمیوں کے سامنے خود غمانی کرنا فیصل
 منفعت دنیا کے کیلئے با حقین بلکہ دینی کارہ و شہرت کیلئے عبادت کرنا ہی گناہان

کیرہ سے ہوا۔ وہ یہ ہے کہ غیبت میں لوگوں کی اس طرح خود نمائی کی کہ ان کے کان تک
 پہنچ جائے اور عہد علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ خدا کیلئے جو عمل ہے وہ شریک اور
 عمل خدا تک نہیں پہنچتا اور اکتالیسویں جوئی قسم کھانا جناب امام جعفر صادق سے
 منقول ہے کہ ایسے شخص پر خداوند عالم اپنی رحمت نہیں نازل کرتا اور بقول جناب امام محمد
 علیہ السلام یہ بھی جنگ با خدا ہے چالیسویں محبت دنیا پر معصوم علیہ السلام مروی ہے
 کہ دنیا کی محبت کل گناہوں کا شہ ہے یعنی سب سے زیادہ ہے اور تین چیزوں سے محبت دنیا
 حاصل ہوتی ہے حرص و حسد و استکبار اور یہی تینوں کفر کی جڑیں ہیں ان محبت دنیا کی پہلے
 کہ اسکے ذریعہ سے آخرت سے کوئی فائدہ نہیں کرتی اکتالیسویں و کنا اسباب کا اون لوگوں نے
 جن کا ضرورت و احتیاج اونکی جو ارباب مانع مانع لے عذاب کا خزانہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان جبکہ
 ضائع ہو سکا خوف ہو تو روکنا گناہوں کا چنانچہ راوی نے جناب امام جعفر صادق سے عرض کیا
 کہ میرے ہمسایہ میں لوگ ہیں اور تین عاریتہ لیجئے ہیں اور ضائع کر دیتے ہیں پس حضرت فرمایا کہ اس
 حالت میں ندویہ الیسویں لوگوں کا مال غصب کرنا خواہ بیع میں ہو یا شرا میں یا مثلا کسی مفاد
 ہو اور باوجود طلبہ سکوندے یہ بھی امانت میں خیانت کر نیکے برابر ہے معصوم نے
 اسکو گناہان کیرہ سے شمار فرمایا ہے تیسری تیسویں محبت کرنا اہل یقین کا جو اپنے اپنے عمل کی خوبی
 کو دیکھ کر نا اور اسکو اپنا سمجھنا چنانچہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ
 تباہ ہو جاتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ ایسی عبادت کے سبب کہ وہ فاسق ہو جائیں جو ان
 مسلمانوں کو فریب دینا کر اور دھوکے سے یا غش سے اور بقول جناب امام جعفر صادق
 مسلمان نہیں ہے اور جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایسا شخص
 ہمیشہ جہنم میں ہے چالیسویں غلام ہونا یعنی لوگوں پر ظلم کرنا جناب رسول خدا سے

شیخ ابو یوسف اور شیخ ابو حنیفہ اور شیخ ابو یوسف اور شیخ ابو حنیفہ اور شیخ ابو یوسف اور شیخ ابو حنیفہ

منقول ہو کہ فرمایا حضرتؑ کہ ظلم سے پرہیز کرو اس واسطے کہ ظلم قیامت میں ظلمات ہو جائیگا
 اور جب تک ظالم مظلوم کے حق کو رو نہ کرے گا اوسکی توبہ نہ قبول ہوگی چہاں یسویں خسب دینا
 چنانچہ معصوم سے مروی ہے کہ قیامت میں سخت گرفتاری یہ ہے کہ سختی غمراہی سے حق کا ساتھ
 کہے حضرت امام عصر علیہ السلام فرمود ہر شخص ارشاد فرماتے ہیں کہ خداوند عالم اور ملائکہ
 اور جمیع مخلوق کی لعنت ہو ان لوگوں پر جو ایک دوسرے پر حرام کماؤں میں سہا لیتے ہیں
 زکوٰۃ نہ دینا چنانچہ منقول ہے کہ زکوٰۃ اللہ کی حق توقیامت میں اسکو گناہ خستہ کرکے پیشانی
 اوپر لٹا دیتا ہے پہلو کو اسٹانگ کے اوس سے داغ دینے کے اور اگر زکوٰۃ حیوانات کی حق توقیامت میں
 مانع کو وہ حیوانات پاؤں سے روندے گا یا لیسویں قطع رحم کرنا چنانچہ اخبار میں ہے کہ وہ قطع رحم
 عمر کو کم کر دیتا ہے اور حدیث سے علم زیادہ ہوتی ہے اور کجا سونے اور ہونے و نہی عن المنکر
 کو ترک کرنا باوجود چار شرطوں کے اول یہ کہ جانتا ہو کہ یہ فعل معصیہ ہے یا منکر و دوسرے یہ کہ
 علم ہو اس امر کا کہ یہ شخص میرے قول کہنے لگا اور کسنا میرا اثر کرے گا میرے یہ کہنے اور یہ کسی
 اور مسلمان پر ضرر کا خوف نہ ہو چوتھے یہ کہ اس شخص میں آثار توبہ کے ہوں بچاؤ نماز کا ترک
 کرنا اسوقت کہ نماز ستون دین ہے اور نماز کے رد ہو نیسے کل عبادتیں مردود ہوتی ہیں جس طرح
 ضعیف ستونے نہیں ٹھہر سکتا اور فیض سیان و طنائین و یحییٰ بنین خالد دوتی ہیں
 اس طرح نماز پر کفر نماز کے دین کا قیام ممکن ہی نہیں اور ترک نماز کفر کے حکم میں ہے چنانچہ
 رسول اللہ فرماتے ہیں کہ تارک نماز کی اعانت کرنا مثل اس کے ہو کہ شر پیغمبر کو قتل کیا جنہیں
 اول حضرت آدم اور آخر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور واضح ہو کہ ترک نہی عن المنکر
 بھی گناہان کبیرہ سے ہے اور اسمیں ہی شرطین ہیں جو اہل المعروف میں ان کی گنہگاروں
 ماہ رمضان میں بغیر مذہبی کے روزہ کا افطار کرنا چنانچہ جناب امام جعفر صادق

سے مہدی پر کہ فضل المبارکین اگر دوزخ ہند کے افکار کر رہے ہوں شخص ایسا ہے علی ہدایت
 اس اگر کوئی شخص اس زمانہ میں حج نہاں خبیث نام علیہ السلام پر نماز جمعہ پڑھے تو وہ شخص
 حج امام کا غاصب ہو گا یا نہیں حج چونکہ خود امام سے نماز کا اذن دیا ہوا ہے اس کا غاصب
 ہو گا اس اس زمانہ میں کہ امام کا غاصب بن جائے بلکہ سب شراریا متفق ہوں نماز جمعہ پڑھنا
 بہتر ہے یا نہ پڑھنا حج بہتر ہے کہ نماز جمعہ کو بھی پڑھے اور نماز ظہر بھی اس علماء بخل صرف
 جو اپنی کتابوں میں تحریر فرماتے ہیں کہ نماز جمعہ واجب بخیر ہے جو ہیں وہ حضرات نماز جمعہ کیلئے نہیں
 حج چونکہ بخل صرف علی مشرف النعمیہ اسلام تحت حکومت حضرات علیانیہ اہلسنت کے ہے اور
 وہ خود نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور وہ نماز جمعہ کے دو بیان میں ملحق یعنی تین میل شرعی کا غاصب ہو گا
 پس اس صورت میں اگر علماء نماز جمعہ پڑھیں تو کیا تقیہ ہو گا کہ کوئی ہشکال اس میں نہیں ہے کہ نماز جمعہ
 ظہر کے پڑھنا اس اگر کوئی شخص میں نہیں کہ نماز جمعہ پڑھنے سے منع کر دے شخص کیسا ہے
 حج ایسا شخص بہت بے عزت و ان ہے۔

مقدمہ

معرفت عقائد کے تمام احکام الہیہ زیادہ تر اہم ہر اور تمام واجبات پر مقدم اور جس شخص کے
 عقائد درست نہ ہوں اگر کسی نماز بھی صحیح نہ ہوگی وہ عقائد میں تقلید جائز نہیں ہے بلکہ ہر شخص کو بطور
 یقین پس سے عقائد کا حاصل کرنا چاہئے اور شک و ظن میں کافی نہیں اور اصول اسلام تین ہیں
 توحید و نبوت و عبادہ و اصول یا ان پانچ توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد پس جو شخص
 اصول اسلام کا اعتقاد نہ کرے کتاب و اس کے چند علم ہیں اول یہ کہ جس سے دوم یہ کہ زمین سلمہ کا
 عقد اس کے سامنے صحیح نہیں ہے تیسرے اگر عورت ہے تو اس کا عقد مسلم کیساتھ
 صحیح نہیں ہے چوتھے مسلمان گنہگار کی ملکیت اس کو حاصل نہیں ہو سکتی

حج ایسا شخص بہت بے عزت و ان ہے۔
 اس اگر کوئی شخص اس زمانہ میں حج نہاں خبیث نام علیہ السلام پر نماز جمعہ پڑھے تو وہ شخص
 حج امام کا غاصب ہو گا یا نہیں حج چونکہ خود امام سے نماز کا اذن دیا ہوا ہے اس کا غاصب
 ہو گا اس اس زمانہ میں کہ امام کا غاصب بن جائے بلکہ سب شراریا متفق ہوں نماز جمعہ پڑھنا
 بہتر ہے یا نہ پڑھنا حج بہتر ہے کہ نماز جمعہ کو بھی پڑھے اور نماز ظہر بھی اس علماء بخل صرف
 جو اپنی کتابوں میں تحریر فرماتے ہیں کہ نماز جمعہ واجب بخیر ہے جو ہیں وہ حضرات نماز جمعہ کیلئے نہیں
 حج چونکہ بخل صرف علی مشرف النعمیہ اسلام تحت حکومت حضرات علیانیہ اہلسنت کے ہے اور
 وہ خود نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور وہ نماز جمعہ کے دو بیان میں ملحق یعنی تین میل شرعی کا غاصب ہو گا
 پس اس صورت میں اگر علماء نماز جمعہ پڑھیں تو کیا تقیہ ہو گا کہ کوئی ہشکال اس میں نہیں ہے کہ نماز جمعہ
 ظہر کے پڑھنا اس اگر کوئی شخص میں نہیں کہ نماز جمعہ پڑھنے سے منع کر دے شخص کیسا ہے
 حج ایسا شخص بہت بے عزت و ان ہے۔

پانچویں اسکے ہاتھ کا بیڑہ حلال نہیں ہے چھ غسل بکفن اور نماز اسکی واجب نہیں ہے
 ساتویں جو اجزائے حیوان اسکے قبضہ میں ہوں وہ حکم میں اجزائے میت کے ہیں
 بشرطیکہ تذکیہ مشکوک ہو اور اس سے پہلے کسی مسلمان کا قبضہ اور نہ نبی ہو اور جو شخص
 اصول اسلام کا مفت ہو مگر اصول ایمان کا اعتقاد نہ کرے کتاب اور نہ چند حکم متبیین
 منہملہ اسکے اول یہ کہ اسکی کوئی عبادت یا عین نہیں ہے دوسرے وہ ذکر و توسل کا
 مستحق نہیں ہر قوب سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم کی وحدہ لا شریک جلے اور نہ بت
 ثبوتیہ اور سلبیہ کو پہچانے اور عدل سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم کسی ظلم نہیں کرتا
 نیکی کا ثواب دیتا ہے اور بدی پر عذاب کرتا ہے۔ اور نبوت سے مراد یہ ہے کہ نبی پر شہور
 ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جو ہست ہیں ان سب پر حق بائے اور اعتقاد کرے کہ جبکہ سب ظالم
 بہتہ بن گیا اور خاتم السلین ہیں اور تمام بنیا معصوم ہیں ان سے کوئی گناہ عمد اور سوء
 اوطن عمر سے آخر تک نہیں ہوا اور امام سے مراد یہ ہے کہ بارہ امام خلفاء رسول خدا ہیں
 اور معصوم ہیں اور امام ثانی عشرہ زندہ موجود ہیں اگر غالب ہیں و جب حکم خدا ہو گا ظہور
 فرمائے تفصیل لکھنا مشرکی یہ ہے اول امام امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں دوسرے
 امام حضرت امام حسن بن قمر سے امام حضرت امام حسین ہیں چوتھے امام حضرت امام زین العابدین
 ہیں پانچویں امام حضرت امام محمد باقر ہیں چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق ہیں ساتویں
 امام حضرت امام موسی کاظم ہیں آٹھویں امام حضرت امام علی رضا ہیں نویں امام
 حضرت امام محمد تقی ہیں دسویں امام حضرت امام علی نقی ہیں گیارہویں امام
 حضرت امام حسن عسکری ہیں بارہویں امام حضرت امام محمد مہدی صاحب الزمان
 قائم آل محمد ہیں اور معاد سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم ہر روز قیامت تمام دوزخ کو

پھر زندہ فرمایا گا اور بعد جس کے نیکنوگو داخل بہشت کرے گا اور بد و نکو جذبہ بنا کر ہم
 کرے گا اور میزان و موازنہ کو بھی برحق جاننا چاہئے اور جوت کا اعتقاد ہی ضروری ہے
 اور مقصود یہ ہے کہ عقل حکم کرتی ہے کہ کوئی چیز غیر ہائیا لیکے
 نہیں بنتی پس مصنوعات کیا اسطے صانع ضرور ہے اور توحید کی دلیل یہ ہو سکتی ہے کہ اگر
 ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو موجب فساد ہو اور پھر کوئی اونین موصوف بصفات خدا کی بیگا
 اور عدل کی دلیل اس قدر کافی ہے کہ خلاف عدل فصیح ہے اور باری تعالیٰ جمیع قبائح
 سے مبرا ہے اور نبوت کی مقصد دلیل یہ ہے کہ جب خدا نے بندہ و مخلوق کیا اور تبلیغ حکام
 اون تک ضروری ہو اور انکو پہچاننا لازمی ہو اور کو ہم نبی کہنے میں اور امامت
 کی دلیل یہ کہ امام ہدایت کی ضرورت تا قیامت باقی ہے اور جناب صاحب کیو سٹے
 ایک نامہ خاص حاکم مقرر ہو پس ضرور ہو اگر بعد انصاف کے حافظہ حامی بیچ مثل جناب
 رسالت کے ہون عصمت و کمالات میں تا قیامت باقی رہیں و انکے اثنا عشر تابع رہیں
 نصیین اسکا ہر احادیث نبویہ جو فریقین میں وہی و مغول ہیں موبہ دین اور عدل کی دلیل
 مختصر یہ کہ جب خداوند عالم نے اس دنیا میں اپنے بند و نامور و امرونی تحلیل و تحریم
 فرمایا تو ضرور ہو اگر جزا اور سزا اون امور کے لئے کوئی وقت معین نہ ہوتا تو امر و نہی
 و احکام عبث ہو جائینگے اور عبث سے ذات باری تعالیٰ بری ہو خدا صہ یہ کہ کوئی ایسی
 دلیل جس سے نفس مطمئن ہو جائے ہر غتیدہ پر ہو نا ضرور ہے۔ فقط

ت

قطعی تاج طبع اول ترجمه صراط النجات

از تزلزل قلم بلاغت شیم سلطان الشعر آراج البلاغت
حکیم حامد حسین خا نصیب المتخلص بن سخن دام فیوضهم

وقت است خوش زمانه نیک عید	زین امر زیاد نیکیش شد ظاهر
مطبوع دور و شده کتابه کنی	هر کس شده ز امر و نهی دینی مگر
این ترجمه همه نجات است صراط	عقل است ز وصفت بهجت و تقار
هم پاک کن قلب است هم پاک	چون آب که او مطهر است و طاهر
مستوجبین عابدین چون گردید	چشم عباد شد بجنبش طاهر
انصاف دین خود فراموش کنیت	وقتی غافل زیاده رب قادر
از فرط صفا همیشه است آئینه	حال غائب به پیش طبع خاطر
آمد سخن سخن بسال طبعش	مطبعی شد کمال

